سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

بدھ، 23-جون 2021

(یوم الاربعاء، 12-ذیقعد 1442 ھ)

سترہویں اسمبلی: تینتیسواں اجلاس

جلد 33 : شمارہ 7

557

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23-جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2022-2021

مطالبات زر برائے سال 2022-2021 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر PC21001

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 99 لاکھ، 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 1 تا 2 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21002

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4-ارب، 86 کروڑ، 61 لاکھ، 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 3 تا 4 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21003

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب، 5 کروڑ، 2 لاکھ، 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 5 تا 6 ملاحظہ فرمائیں۔

558

مطالبہ نمبر PC21004	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 67 کروڑ، 22 لاکھ، 78 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 7 تا 8 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21005	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4-ارب، 22 کروڑ، 12 لاکھ، 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 9 تا 10 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21006	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 10 کروڑ، 40 لاکھ، 16 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 11 تا 12 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21007	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 73 کروڑ، 26 لاکھ، 86 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 13 تا 14 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21008	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 90 کروڑ، 60 لاکھ، 57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 15 تا 16 ملاحظہ فرمائیں۔

559

مطالبہ نمبر PC21009	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 23-ارب، 53 کروڑ، 14 لاکھ، 99 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 17 تا 18 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21010	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 46-ارب، 37 کروڑ، 49 لاکھ، 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 21 تا 22 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21011	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 25-ارب، 16 کروڑ، 85 لاکھ، 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 26 تا 27 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21012	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 10-ارب، 84 کروڑ، 89 لاکھ، 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 30 تا 31 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21013	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب، 28-ارب، 94 کروڑ، 8 لاکھ، 70 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 32 تا 33 ملاحظہ فرمائیں۔

560

مطالبہ نمبر PC21014	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 21 کروڑ، 43 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب گھر" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 34 تا 35 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21015	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 71-ارب، 54 کروڑ، 24 لاکھ، 73 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 36 تا 37 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21016	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب، 70-ارب، 15 کروڑ، 53 لاکھ، 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال-2021 2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 38 تا 39 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21017	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 7-ارب، 15 کروڑ، 83 لاکھ، 43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال-2021 2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 40 تا 41 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21018	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 21-ارب، 9 کروڑ، 62 لاکھ، 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال-2021 2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 42 تا 43 ملاحظہ فرمائیں۔

561

مطالبہ نمبر PC21019

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 96 کروڑ، 83 لاکھ، 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 44 تا 45 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC-21020

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 13- ارب، 80 کروڑ، 93 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امور حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 46 تا 47 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21021

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب، 50 کروڑ، 10 لاکھ، 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 48 تا 49 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21022

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 10- ارب، 82 کروڑ، 18 لاکھ، 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 50 تا 51 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21023

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 12- ارب، 68 کروڑ، 41 لاکھ، 79 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 52 تا 53 ملاحظہ فرمائیں۔

562

مطالبہ نمبر PC21024

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 5-ارب، 57 کروڑ، 27 لاکھ، 3 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 54 تا 55 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21025

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9-ارب، 6 کروڑ، 32 لاکھ، 65 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 58 تا 59 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21026

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 56 کروڑ، 59 لاکھ، 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 60 تا 61 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21027

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب، 49 کروڑ، 93 لاکھ، 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 62 تا 63 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21028

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2 کھرب، 75-ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 66 تا 67 ملاحظہ فرمائیں۔

563

مطالبہ نمبر PC21029

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 27 کروڑ، 66 لاکھ، 53 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 68 تا 69 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21030

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 22۔ارب، 72 کروڑ، 39 لاکھ، 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 70 تا 71 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21031

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 5 کھرب، 11۔ارب، 5 کروڑ، 6 لاکھ، 38 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 72 تا 73 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21032

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 78 کروڑ، 76 لاکھ، 6 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 75 تا 76 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC13033

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2 کھرب، 19۔ارب، 64 کروڑ، 30 لاکھ، 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 77 تا 78 ملاحظہ فرمائیں۔

564

مطالبہ نمبر PC13035	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 83 تا 84 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC13050	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 39-ارب، 99 کروڑ ،49 لاکھ، 34 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 91 تا 92 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC22036	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3 کھرب، 23-ارب، 91 کروڑ، 76 لاکھ، 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 93 تا 95 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12037	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 33-ارب، 21 کروڑ، 53 لاکھ، 61 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 96 تا 97 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12041	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 78-ارب، 79 کروڑ، 90 لاکھ سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 98 تا 99 ملاحظہ فرمائیں۔

565

مطالبہ نمبر PC12042	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب،24-ارب،6 کروڑ، 79 لاکھ،79ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 100 تا 101 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12043	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 25-ارب،62 کروڑ،14 لاکھ، 42ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 102 تا 103 ملاحظہ فرمائیں۔

567

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

بدھ، 23-جون 2021

(یوم الاربعاء، 12-ذیقعد 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 53 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

قُلْ اِنَّنِیْ
هَدٰىنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ
حَنِیْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ
وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ
وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾

سورۃ الانعام آیات 161 تا 163

کہہ دو کہ مجھے میرے پروردگار نے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے یعنی دین صحیح طریقہ ابراہیم کا جو ایک اللہ ہی کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے o یہ بھی کہہ دو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے o جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوں o

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سوئے طیبہ یہ سمجھ کر ہیں زمانے جاتے
یہ وہ روضہ ہے جہاں دِل نہیں توڑے جاتے
رتبے سرکار کیا خلق سے جانے جاتے
سب پہ اسرارِ الٰہی نہیں کھولے جاتے
چشمِ باطن ہو تو مدینے کے نظارے دیکھو
سَر کی آنکھوں سے وہ منظر دیکھے نہیں جاتے
بھول جاتے تھے صحابہ غم و الام اپنے
دیکھ لیتے تھے جو سرکار کو آتے جاتے
اُن کے کردار کے قد ناپ رہی ہے دنیا
جن کے دیوانوں کے قد تک نہیں ناپے جاتے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وزیر خزانہ صاحب آگئے ہیں؟

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان!

لاہور میں ہونے والے دھماکے کے بعد مزید دھماکوں کو روکنے کے لئے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت، شکریہ۔ پاکستان جو امن کا گہوارہ بننے کی طرف گامزن ہے اس میں پاکستان کی تمام سیاسی قوتوں اور تمام ریاستی اداروں نے اپنا اپنا حصہ ڈالا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب وزیر اعلیٰ ایوان میں تشریف لائے تو حزب اقتدار کے معزز ممبران نے ڈیسک بجا کر خوش آمدید کیا)

جناب سپیکر! 2013 سے 2021 تک پاکستان کی ساری سیاسی قوتوں اور تمام ریاستی اداروں نے جس میں ہماری سکیورٹی فورسز بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے نا صرف اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر بلکہ اس قوم نے اربوں ڈالر کی معاشی قربانی دے کر پاکستان کو ایک امن کا گہوارہ بنانے کی طرف ہم گامزن ہیں۔ اس میں بلا امتیاز ہر بندہ اپنا role ادا کر رہا ہے۔ آج لاہور کا جو بم دھماکا ہوا ہے یہ ہم سب کے لئے ایک alarming situation ہونی چاہئے کہ پاکستان جب امن کی طرف گامزن ہے اور پاکستان یہ بھی چاہ رہا ہے کہ خطے کے اندر افغانستان میں بھی کچھ اس طرح کا role ادا نہ کریں جس سے یہ دہشت گردی کی چنگاریاں دوبارہ پاکستان کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں۔ ایسے موقع کے اوپر لاہور کے اندر blast ہونا لاہور جو پاکستان کا دل ہے۔ بطور ایک سیاسی کارکن میں کھل کر کہوں گا اور میری یہ واضع رائے ہے کہ حافظ سعید صاحب کی رہائش گاہ کے قریب بم دھماکے کا مطلب یہی ہے اس میں انڈیا کا ہاتھ ہے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ اس بم دھماکا کے موقع پر ابھی تفصیلات آرہی ہیں۔ جو شہری زخمی ہوئے ہیں اس میں ہماری پولیس کے جوان بھی ہیں اور عام شہری بھی ہیں تو اس پر ہم افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم حکومت پنجاب، وفاقی حکومت سے اور اپنی

تمام سکیورٹی فورسز سے یہ توقع رکھیں گے کہ ہم نے بڑی جانی اور معاشی قربانیاں دے کر جو بند باندھا ہے۔اس بند میں کسی صورت شگاف نہیں ڈالنا چاہئے اور اس سلسلے کے لئے جو مناسب اقدامات ہوتے ہیں ان کو آخری حد تک کیا جائے۔آخر میں اظہار افسوس کروں گا ان خاندانوں سے اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو بھی ہوں جو اس حادثے میں زخمی ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ جلد سے جلد صحت کاملا عطا فرمائے۔بہت، شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون وپارلیمانی امور!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم معزز ممبر نے جن خیالات کا ذکر کیا۔میں سمجھتا ہوں بلاشبہ اس ایوان میں موجود تمام ممبران جن کا تعلق treasury یا opposition سے ہے تمام کے جذبات یہی ہیں۔میں حکومتی اراکین کی طرف سے جو لوگ آج اس حادثہ میں جاں بحق ہوئے ہیں۔ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائے۔میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح معزز رکن فرما رہے تھے اور انہوں نے خود اس بات کا اعتراف بھی کیا۔یہ ایک حقیقت بھی ہے کہ کافی عرصہ سے پاکستان دہشت گردی کی لعنت سے پاک تھا۔پنجاب ہر لحاظ سے محفوظ سمجھا جا رہا تھا لیکن آج کا واقعہ جو ہے وہ تشویش کا باعث ہے اس معزز ایوان اور حکومت کے لئے بھی لیکن میں یہاں پر عرض یہ کرنا چاہوں گا گزشتہ ایک طویل عرصہ تک جو ایک امن کی فضا قائم رہی ہے اس میں ہماری سکیورٹی فورسز کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔مجھے یہ کہنے میں کوئی آر نہیں کہ ہماری پنجاب پولیس، CTD اور باقی جو ہماری intelligence agencies کی input کے وجہ سے ہم بہت عرصہ سے خود کو محفوظ سمجھ رہے تھے اور انشااللہ تعالیٰ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ کے لئے بھی ہماری پوری کوشش ہوگی اور یہ عزم ہے کہ پنجاب کو ایک محفوظ صوبہ کے طور پر رہنا چاہئے۔یہاں تھوڑا سا میں اپنے بھائی سے اختلاف کرتا ہوں اور یہ کہنا چاہتا ہوں کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کا national security کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔اس وقت تک میں سمجھتا ہوں یہاں ہمارے میڈیا نے انتہائی ذمہ داری کا ثبوت دیا اور کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کو وہ highlight کئے بغیر national concern کے طور پر خبریں چلا رہا ہے۔میں یہ سمجھتا ہوں اس معزز ایوان سے بھی کوئی ایسا تاثر نہیں جانا چاہئے کہ یہ person

specific کوئی واقعہ تھا۔ یہ ایک آبادی میں واقعہ رونما ہوا وہاں پر پولیس کا ایک barrier لگا ہوا تھا۔ جہاں پر ہمارا security staff موجود تھا اور میں فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آج ہمارے اس پولیس کے جوان نے جو کہ اس وقت بھی ہسپتال میں شدید زخمی ہے، کی وجہ سے ہم ایک بہت بڑے نقصان سے بچ گئے ہیں۔ اگر وہ مستعدی کا مظاہرہ نہ کرتا، اگر وہ اپنی ڈیوٹی کو ڈیوٹی نہ سمجھتا تو پھر شاید ہم بہت بڑے حادثے سے دوچار ہو سکتے تھے۔ اس وقت تک کی ابتدائی اطلاعات کے مطابق تین لوگ جاں بحق ہوئے اور تقریباً 16/17 کے قریب زخمی ہسپتالوں میں ہیں جن کے علاج معالجہ کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ہماری ہیلتھ منسٹر صاحبہ خود ہسپتال تشریف لے گئی تھیں اور انہوں نے ensure کیا ہے کہ زخمیوں کو علاج کی بہترین سہولتیں فراہم کی جائیں لیکن ابھی تک حادثہ کی نوعیت کے متعلق کوئی حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ وہاں پر ایک گاڑی بھی موجود تھی، ایک رکشہ بھی موجود تھا اور وہاں پر ایک موٹر سائیکل بھی موجود تھا۔ ہماری intelligence Agencies اور ہمارے دیگر ادارے اس بات کا تعین کر رہے ہیں کہ یہ دھماکا کس طرح ہوا ، اس کی background کیا تھی اور اس کی نوعیت کیا تھی۔ اصل چیز determine کرنے والی یہ ہے کہ اس دھماکے کی نوعیت کیا تھی، اس کے analysis کئے جا رہے ہیں تو پھر اس کے بعد اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ کیا یہ دہشت گردی کا واقعہ تھا کیونکہ وہاں سے کچھ شواہد ایسے بھی ملے ہیں کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ گیس کا دھماکا تھا لیکن یہ ساری باتیں وہ ہیں جن کا ابھی تعین ہونا باقی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور آپ کے توسط سے پورے معزز ایوان کو بالخصوص اپوزیشن کو بھی اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اس واقعہ کے جو بھی اصل محرکات ہوں گے انشاءاللہ تعالیٰ وہ اس معزز ایوان کے سامنے بھی لائیں گے اور عوام کے سامنے بھی لائے جائیں گے۔ میں اس لحاظ سے بھی آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری security agencies اور Law Enforcement Agencies کی جو سابقا کارکردگی رہی ہے، جتنے high profiled cases تھے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے trace ہوئے ہیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ case بھی trace ہو گا۔

جناب سپیکر! ابھی یہاں حاضر ہونے سے پہلے چیف منسٹر صاحب نے خود صوبے کے سینئر افسران کے ساتھ میٹنگ کی ہے۔ انہوں نے اس ساری صورتحال پر بریفنگ بھی لی ہے اور ہدایت بھی جاری فرمائی ہے کہ بہت جلد اس کو work out کیا جائے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی وقت ضائع کئے بغیر اس معاملے کو work out کر لیا جائے گا۔ ایک دفعہ پھر میں آپ کے توسط سے معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری پولیس اور security agencies قطعی طور پر اپنے فرائض سے غافل نہیں ہیں اور وہ تندہی سے کام کر رہی ہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا result بھی ملے گا۔ Thank you very much

جناب سپیکر: شکریہ۔ راجہ صاحب! یہ سب کے لئے ہے جس میں تمام معزز ممبران ہیں کہ جب آپ باہر میڈیا کے ساتھ گفتگو کریں تو اس حوالے سے آپ احتیاط لازمی کریں کیونکہ جب تک انکوائری مکمل نہ ہو جائے اور facts سامنے نہ آ جائیں تو قبل از وقت کوئی بھی بیان نہ دیا جائے کیونکہ اس طرح کے بیان سے نقصان بھی ہو سکتا ہے اس لئے اس کے اوپر کوئی رائے قائم کی جائے اور نہ رائے دی جائے۔

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 پر بحث (۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: آج وزیر خزانہ کی wind up speech ہے تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ بحث کو wind up کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں تمام معزز ممبران اسمبلی جنہوں نے بجٹ discussion میں حصہ لیا۔ پچھلے چار دنوں سے جو discussion ہوئی ہے اس میں 123 معزز ممبران اسمبلی نے اپنی قیمتی آراء سے ہمیں آگاہ کیا جن کا میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ذمہ داری کے ساتھ اس بحث میں حصہ لیا ہے۔ میں پریس گیلری میں موجود صحافی حضرات کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اخبارات اور ٹی وی چینلز پر بجٹ

کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور عوامی آگاہی کی بھرپور ذمہ داری ادا کرتے ہوئے ہمیں ایک مؤثر feedback ملا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک نئی اسمبلی ہے تو ایک نئی روایت یہاں پر قائم ہونی چاہئے تھی اور ہمیں رقم کرنی چاہئے تھی کہ تنقید برائے تنقید اور تنقید برائے اِصلاح میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے محض تنقید برائے تنقید آئی مگر جہاں ان کی کوئی مؤثر suggestions آئی ہیں تو میں انہیں آج یہ بتاتا چلوں کہ انشاء اللہ اس پر نظر ثانی ہو گی اور تمام فاضل ممبران کی valuable advice کو ہم آگے لے کر چلیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسمبلی کی روایت میں بڑا important ہے کہ قیمتی وقت کے سرمائے کو ہم بہتر طریقے سے استعمال کریں۔ یہاں کی lighting، یہاں کے electricity کے بل اور یہاں پر جو سٹاف بیٹھا ہے، ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے اس وقت کا صحیح استعمال کرتے ہوئے مؤثر اور بجٹ related گفتگو رکھیں۔ میں اپوزیشن کو زیادہ تو نہیں کہوں گا لیکن ابھی میں کچھ باتوں کا جواب دوں گا مگر یہ ضرور کہتا چلوں کہ:

آپ خود اپنی اداؤں پر غور کریں
ہم کہیں گے تو شکایت ہو گی

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر بڑی باتیں کی گئی ہیں اور ایسے بتایا گیا جیسے 2018 میں ایک سنہری دور ختم ہوا تھا، قصیدے پڑھے گئے کہ اس دور میں کیا کیا نہیں ہوا۔ آج میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ دنیا کے عالمی ادارے جو ممالک کی معیشت پر نظر رکھتے ہیں جس میں IMF, Global, Bloomberg and Moody's Ratings Agencies ہیں جو بتاتی ہیں کہ اس کے future معیشت کی outlook کیا ہے، ان سب کا ان کے سنہری دور کے بارے میں جو ان لوگوں نے جس کا ذکر کیا، وہ سنہری حروف ہیں کیا۔ IMF جس کا بڑے فخر سے بتایا جا رہا تھا کہ ہم وہ ہیں جنہوں نے اس کا پروگرام مکمل کیا تو آج میں یہاں اس معزز ایوان کو ضرور بتاتا چلوں کہ IMF نے ان کے دور حکومت کے آخر میں 2018 میں اپنی World Economic

Reportمیں ان کی معاشی پالیسیوں کے بارے میں کیا بتایا۔ Misaligned economic policies, including large fiscal deficits, loose monetary policy and defense of an overvalued exchange rate, fueled consumption and short term growth only. Structural weaknesses remained largely unaddressed including chronically weak tax administration, a difficult business environment or loss making entities

جناب سپیکر! اس کے علاوہ Moody's نے ان کے بارے میں کہا کہ ہم پاکستان کی معیشت کی outlookکو اب negativeکر رہے ہیں کیونکہ ایک heightened external vulnerability on balance of paymentsاور انہوں نے اپنے foreign exchange reservesکو ختم کر دیا ہے۔ ان سب کا ترجمہ یہ ہے کہ معاشی پالیسی کہیں سے بھی مثبت نہیں تھی اور کسی لحاظ سے بھی مثبت نہیں تھی۔ ہماری بات کو اگر doubtکرتے ہو تو یہ IMFنے کہا ہے اور یہ World Bankنے کہا ہے، یہ Moody'sنے کہا ہے اور یہ Bloombergنے کہا ہے کہ آپ لوگوں کے اندر وہ وُسعتِ نظر ہی نہیں ہے کہ آپ اپنے tenureسے آگے کا سوچیں اور quality growthکی طرف آپ کا focusہی نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پھر ایک بہت بڑا مسئلہ ہماری اپوزیشن کو یہ لگ رہا ہے، ہضم نہیں ہو پا رہا کہ دنیا بیٹھ گئی ہے اور پاکستان کیوں 4 فیصد growthپر پہنچا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

بھئی اگر آپ اس ملک کے رہنے والے ہیں اور اگر کوئی اچھے مثبت اقدام ہم نے اٹھائے ہیں تو آپ کو انہیں سراہنا چاہئے۔ آپ نے کیا کیا، آپ نے اس پر سوالیہ نشان اٹھائے۔ یہ ڈار صاحب کے بنے ہوئے نمبرز نہیں ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ Pakistan Bureau of Statisticsہیں جو Finance Departmentسے الگ ہے، حالات کو تو دیکھیں کہ ہمیں ملا کیا۔ اس دور کے اندر ایک عالمی وباء COVIDنے دنیا کی معیشت کو برباد کر دیا ہے۔ 1930 کے Great Depressionکے بعد ایک سو سال کے اندر آنے والا یہ بدترین معاشی بحران ہے جس کا پاکستان نے اور پوری دنیا نے سامنا کیا ہے۔ امریکہ جو سُپر پاور ہے اس کی اکانومی منفی 4 فیصد، یورپین یونین منفی 8 فیصد، آپ کا ہمسایہ ملک بھارت منفی

7 فیصد، Gulf Countries منفی 5 فیصد اور پاکستان کہاں، اللہ کے فضل و کرم سے 4 فیصد پر ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج یہ آئیں تو میں انہیں بتاتا ہوں کہ وہ کیا حربے تھے اور وہ کیا اقدامات تھے جن کی بنیاد پر یہ 4 فیصد شرح نمو میں growth ہمیں نصیب ہوئی۔ یہ وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کی سوچ تھی کہ ہم نے اس وباء کا مقابلہ کرنا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

پاکستان کی health چاہے وہ physical health ہو یا معیشت کی health ہو، دونوں کو مستحکم رکھنا ہے اور اس کا دفاع کرنا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں کچھ اقدامات گنوانا چاہتا ہوں تاکہ آج یہ بات اس ایوان میں باور ہو جائے کہ کس حکمت عملی کے ساتھ ہم آگے چلے ہیں Fiscal Stimulus Package 1240-ارب روپے کا، Monetary Stimulus Package ایک ہزار ارب روپے کا اور Construction Package 300-ارب روپے کا۔ ہم نے remittances کے لئے incentives دیئے جو آج اللہ کے فضل و کرم سے 29 فیصد سے بڑھ چکے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین) COVID کے دنوں کے دوران ڈیڑھ کروڑ خاندانوں کو "Ehsaas" cash payment receive ہوئی جو پاکستان کی 45 فیصد آبادی بنتی ہے۔ Small and medium enterprises کے 50-ارب روپے کے بجلی کے بل ادا کئے گئے تاکہ وہ بجلی کے بلوں کی فکر نہ کریں اور اپنے ملازمین کو تنخواہیں دیں۔ 657-ارب روپے کی لاگت سے 16 لاکھ بزنس کے قرضوں کو defer کیا گیا۔ سٹیٹ بنک کے روزگار سکیم کے ذریعے 17 لاکھ نوکریوں کو protect کیا گیا۔ State Bank TERF Program کے تحت 435-ارب روپے کی نئی investment کی گئی اور PTI وہی واحد حکومت ہے جس نے بزنس مین کو اس کا ساڑھے چار سو۔ ارب روپیہ tax refund کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج کل بچہ بچہ Current Account Deficit اور Fiscal Deficit کو جانتا ہے۔ ان کا سب سے بڑا معاشی blunder یہ ہے کہ انہوں نے پانچ سال تک exports کو وہیں رکھا اور پاکستان کی exports میں zero growth دکھائی۔ ملک کی 70 سالہ تاریخ میں آدھا وقت حکمرانی کرنے والے کہتے ہیں کہ آپ نے ڈالر چھوڑ دیا۔ ہمیں یہ بتائیں کہ 35

سال میں دال آج کیوں آسٹریلیا سے منگوائی جاتی ہے، ہم برآمد کیوں کرتے ہیں؟ کیونکہ آپ کی معاشی پالیسی نہیں تھی جو ملک کو استحکام کی طرف لے کر جاتی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ growth کا فرق ہے۔ یہ 4 فیصد شرح growth ہے جو پہلی دفعہ 8 لاکھ ڈالر کا Current Account Surplus آیا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ایکسپورٹ 14 فیصد سے بڑھ چکی ہے۔ یہاں جب بھی بات ہوتی ہے تو یہ اسے وفاق کی طرف لے جاتے ہیں اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ ہم ان کو بتائیں کہ وفاق نے وہ کیا اقدام اٹھائے ہیں جس کی وجہ سے آج ہم آپ کے سامنے سرخرو کھڑے ہیں۔ دنیا ہماری مثالیں دے رہی ہے کہ آپ نے economic recovery بہت بہتر طریقے سے کی ہے اور تمام estimates کو beat کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اب پنجاب کا ذکر کرتا چلوں جو GDP growth کے اندر major contributor ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب سردار عثمان احمد خان بُزدار کی سربراہی میں ہم نے 106۔ ارب روپے کا COVID Relief Package دیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب کی تاریخ میں ہم نے 56۔ ارب روپے کے tax relief دیئے ہیں۔ اس صوبے کا revenue target 13 percent سے oversubscribe کیا ہے۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی نے اس وقت پاکستان کی تمام صوبائی ٹیکس اتھارٹی یا ایف بی آر سے زیادہ ریونیو اکٹھا کیا ہے جو 29 فیصد پر پہنچ چکا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے سٹیمپ ڈیوٹی کی شرح 5 فیصد سے کم کر کے ایک فیصد کر دی ہے۔ اس صوبے کے اندر 80 فیصد کی reduction کے باوجود 40 percent transaction بڑھی ہے۔ ہم اپنی اسی approach کو آگے لے کر چلیں گے اور میں نے بجٹ میں بھی اعلان کیا تھا کہ انشاء اللہ اس سال بھی ہم بزنس کو 50۔ ارب روپے سے tax concessions دیں گے۔ انہوں نے یہ بات بھی کی کہ ہماری allocations کیا تھیں اور آپ کی کیا ہیں؟ اگر میں اس کی وضاحت کروں گا تو یہ سلسلہ لمبا ہو جائے گا۔ صرف تین سیکٹرز کو دیکھ لیا جائے تو میں ان کو آئینہ دکھا دوں گا۔ حکومت کے بنیادی فرائض میں سے صحت، تعلیم اور زراعت ہے۔ اب ان تینوں کے نمبرز ملاحظہ فرمائیں۔ انہوں نے 18-2017 میں صحت کے اندر جو آخری بجٹ دیا اور جو بجٹ آج ہم نے پیش کیا ہے اِس میں ہم نے 137۔ ارب روپے کا اضافہ کیا

ہے۔ جب آپ ان کا actual خرچہ نکالیں جو وہ آخری سال کر کے گئے ہیں تو یہ صحت کے بجٹ میں 180۔ ارب روپے کا اضافہ ہے۔ ہم نے صحت کو 13 فیصد بجٹ کا حصہ دینے کی بجائے ساڑھے 18 فیصد حصہ دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر تعلیم کے بجٹ کا اسی دور میں مقابلہ کیا جائے تو ہم نے ایجوکیشن کا بجٹ 97۔ ارب روپے بڑھایا ہے۔ زراعت ریڑھ کی ہڈی ہے اور انہوں نے 35 سال سے ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ ہماری حکومت نے اس کو بھی 21۔ ارب روپے سے بڑھایا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ پوچھتے ہیں کہ یہ پیسا کہاں سے آئے گا اور اس سال ترقی کیسے ہو گی؟ میں ابھی ڈویلپمنٹ پر بھی آتا ہوں مگر میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ہم نے بڑی اصلاحات کی ہیں۔ ہم contracts میں بھی transparency لائے ہیں۔ لاہور میٹرو کا بھی contract ہوا ہے اس میں حکومت پنجاب کو 8.2 بلین روپے کا فائدہ ہوا ہے۔ ہم نے پنشن ریفارمز کی ہیں جس سے حکومت پنجاب کو 20۔ ارب روپے کا فائدہ ہوا ہے۔ ہم نے ایک لاکھ 64 ہزار ایکڑ سٹیٹ لینڈ واگزار کروائی ہے جو 400۔ ارب سے زیادہ کی بنتی ہے۔ پچھلے 27 ماہ میں انٹی کرپشن نے 206۔ ارب روپے recover کئے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے صاف پانی کی بہت بات کی ہے۔ منصوبے کی قیمت کو بھی دیکھنا چاہئے۔ ان کا لگا ہوا واٹر فلٹریشن پلانٹ ایک کروڑ روپے کا تھا اور ہماری حکومت میں وہ 30 لاکھ روپے کا لگنے جارہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں پر اپنے محترم لاء منسٹر کا اور آپ کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس اسمبلی نے ایک ریکارڈ legislation کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ جنوبی پنجاب کی بات کرتے ہیں۔ یہ سات سال کے اندر 265۔ ارب روپیہ اس کا دیا ہوا ہڑپ کر گئے۔ انہوں نے 32 فیصد آبادی کو صرف 17 فیصد دیا اور پھر بھی یہ جنوبی پنجاب کی بات کرتے ہیں۔ ہم نے ان کا ہمیشہ کے لئے پیسے نکالنے کا چور دروازہ بند کر دیا ہے۔ ہم نے جنوبی پنجاب کو 33 فیصد دیا، کتاب الگ چھاپی اور انشاءاللہ یہ وہیں پر ہی خرچ ہو گا۔ آپ جنوبی پنجاب کے عوام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں ان کی آنکھوں میں واضح چمک نظر آئے گی۔ یہ ہے آپ کا اور

ہمارا وہ واضح فرق جو جنوبی پنجاب کی عوام کے ساتھ کیا گیا۔ ایک بااختیار سیکرٹریٹ اور انشاء اللہ چیف منسٹر صاحب خود اپنی تقریر میں اس کا اعلان کریں گے۔ وہاں اس خطے کی جو under representation رہی ہے اس کے لئے ہم نے تقریباً حکمت عملی تیار کر لی ہے اور ہم جلد ہی جنوبی پنجاب کے لئے 32 فیصد کوٹے کا اعلان کرنے جا رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب کے تمام initiatives کا سہرا ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کے سر جاتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اپنی حکومت کی طرف سے اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ اس وقت سب سے بڑا چیلنج مہنگائی ہے۔ COVID کے بعد دنیا میں patterns of consumption change ہو گئے ہیں۔ عالمی منڈی کے اندر گندم کی قیمت 29 فیصد بڑھ گئی ہے، crude oil کی قیمت 119 فیصد سے بڑھ چکی ہے اور palm oil 106 percent سے بڑھ چکا ہے۔ ہم نے اپنے کسان کو گندم کی قیمت 1800 روپے فی من دی جو support price ہے اس کے باوجود بھی ہم نے اس کا اثر آٹے کی قیمت پر نہیں آنے دیا۔ اس سال 85۔ ارب روپے آٹے کی سبسڈی کی مد میں خرچ کئے تاکہ وہ آٹا 860 روپے پر بکتا رہے اور آج بھی 300 سے اوپر سہولت بازار لگے ہوئے ہیں ان میں 430 روپے میں 10 کلو کا بیگ بک رہا ہے۔ احساس پروگرام کے اندر فیڈرل گورنمنٹ نے پچھلے سال سے بھی زیادہ پیسے رکھے ہیں اور پنجاب حکومت بھی اس میں contribute کرے گی۔ قوت خرید، پوچھتے ہیں کہ GDP growth کا عوام کو کیا فائدہ ہو گا تو GDP growth کی وجہ سے ہی قوت خرید بڑھتی ہے اور جہاں رہی بات پنجاب کی تو ہم نے پنجاب کے سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں ریکارڈ اضافہ کیا ہے۔ ہمارے employees جو 11 لاکھ families کو support کرتے ہیں ان میں سے 7 لاکھ 21 ہزار ایسے تھے جن کو کبھی کوئی allowance نہیں ملا ان کو 25 فیصد special allowance دیا گیا ہے اور ان کو ملاتے ہوئے سارے کے سارے 11 لاکھ ملازمین کے لئے 10 فیصد extra increase دیا گیا ہے اور یہی ہم نے pensions میں دیا ہے۔ ایک تاریخ ساز ڈویلپمنٹ بجٹ پیش کیا جو پچھلے سال کی نسبتاً 66 فیصد زیادہ ہے یہاں پر یہ بات کی جاتی ہے کہ ہم جب جا رہے تھے تو ہم نے 635۔ ارب روپے کا بجٹ دیا۔ اس حوالے سے میں اس معزز ایوان کو کچھ بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے 635۔ ارب روپے کا بجٹ دیا لیکن لگا کتنا 411۔ ارب روپے اور اس 411۔ ارب روپے میں سے 200۔ ارب روپے

کون سے تھے؟ 100-ارب روپے contractors کے overdraft کے تھے، 100-ارب روپے یہی ہمارے سرکاری ملازمین کے pension کے تھے اور یہ خرچ تھا جو انہوں نے 411-ارب روپے کا کیا۔ یہ فلسفے کا فرق ہے، ڈویلپمنٹ کے فلسفے کا۔ میں اپنی تقریر کے اندر سارا پنجاب ہمارا پنجاب کی جب بات کرتا ہوں تو اس ایوان کو پتا ہونا چاہئے کہ ہمارے جو flagship projects ہیں وہ پنجاب کے کونے کونے میں ہوں گے اور پنجاب کا ہر شہری ان سے مستفید ہو گا۔

جناب سپیکر! ہیلتھ انشورنس کو سامنے رکھیں، جناب کو بھی ملے گی، ہمیں بھی ملے گی، گیلری میں بیٹھے ہوئے سارے صاحبان کو ملے گی، ہر کسی کو ملے گی اور 100 فیصد افراد کو ملے گی۔ جب سکولوں کی انصاف اپ گریڈیشن ہو گی تو 8500 سکولز پورے پنجاب کے ہر کونے میں اپ گریڈ ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اعتراض آتا ہے کہ نمائشی منصوبے نہیں ہیں۔ میرے خیال سے ہم نے جتنا human development پر focus رکھا تو یقین مانیں کہ ایک بار بھی خیال نہیں آتا کہ ہمیں نمائش کی طرف جانا چاہئے۔ آج میں آپ کو تھوڑا سا اس نمائش کا بھی بتا دوں۔ اڑھائی سو ارب روپے کی لاگت سے، یہ کہتے ہیں کہ آپ ہماری ٹرین کو بُرا نہ کہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ کبھی وہ ساٹھ ہزار لوگ جو اس پر سفر کرتے ہیں ان کو کبھی آپ یہ بتائیں کہ 2023 کے بعد جب اس کی قسط ادا کریں گے تو یہ آپ کو 30-ارب روپے سالانہ سبسڈی دینی پڑے گی۔ وہ 60 ہزار لوگ کہیں گے کہ آپ ہمارے نام پر ہر سال 5 لاکھ روپے جو آپ ہم پر خرچ کر سکتے تھے وہ آپ کی سبسڈی کی مد میں دیں گے تو ان کا سفر انگریزی کا سفر ہو جائے گا اردو کے سفر کی جگہ، یہ جو انہوں نے خرچہ کیا ہے۔ ہم بھی قرض لینے جا رہے ہیں 86-ارب روپے کا ایک loan حکومت پنجاب بھی لے گی مگر اس سے کیا کریں گے؟ ہماری جو 16 پسماندہ تحصیلیں ہیں ان کو ہم 100 فیصد نکاسی آب اور پینے کا صاف پانی دینے جا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انشاءاللہ ہمارے دور میں پانچ Mother and Child Heath Care Centres بن رہے ہیں۔ Road Rehabilitations کا 105-ارب روپے کا پروگرام ہے، ایگریکلچر اکانومی کا ساڑھے 31-ارب روپے کا پروگرام ہے جنوبی پنجاب کے لئے 189-ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ Economics Stimulus Package 10-ارب

روپے کا دیا جا رہا ہے ہم نے 360۔ارب روپے کا تاریخی ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پیکج announce کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہیلتھ کے اندر 30 فیصد سے allocation بڑھی ہے، ایجوکیشن کے اندر 13 فیصد سے بڑھی ہے، infrastructure 58 فیصد سے بڑھا ہے، رورل اکانومی 58 فیصد سے بڑھی ہے لوکل گورنمنٹ کے اندر 16 فیصد فنڈز دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک بڑی تندستی کے بعد اللہ کے فضل و کرم سے ایک بہتر حکمت عملی کے تحت اب ہمارا ہاتھ کھلا ہے، اب وہ ڈویلپمنٹ کا باب یہاں پر شروع ہونے جا رہا ہے جس کے لئے ہم نے ابھی سے اپنی حکمت عملی بنالی ہے۔ اب ہمارا focus ہے کہ اس کی maximum utilization ہو اور اس خرچ کو ہم نے یقینی طور پر اس صوبے کے اندر کرنا ہے۔ آج میں اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے on the floor of the House یہ اعلان کرتا ہوں کہ جو ہماری ADP Schemes آگئی ہیں ان کا اگلے مالی سال کے پہلے دن پنجاب حکومت اور فنانس ڈیپارٹمنٹ 100 فیصد release کرنے جا رہا ہے (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آخر میں، میں اس معزز ایوان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ حکومت پنجاب پوری دل جمی کے ساتھ پنجاب کی اس 11 کروڑ عوام کی زندگی بدلنے میں ہر دن رات محنت کر رہی ہے اور جس کا ان کو 70 سال سے انتظار تھا۔ اب ہمیں آگے بڑھنا ہے اور اس polity growth، ان quality economic indicators کو دیکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس نیک نیتی کا ضرور پھل دے گا۔ جس سوچ کے ساتھ ہم آگے بڑھے ہیں اور جو ہمارا عزم ہے کہ ہم نے کسی مخصوص طبقے کی خدمت نہیں کرنی بلکہ 11 کروڑ عوام کی خدمت کرنی ہے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے صدقے ہمیں ضرور ہمارے نیک عزائم میں کامیابی عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔(نعرہ ہائے تحسین)

سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم سالانہ بجٹ 22-2021 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کرتے ہیں۔ سالانہ بجٹ 22-2021 کے جو مطالبات زر ہیں وہ 40 کے قریب ہیں اور اپوزیشن نے ان میں سے چار پر cut motions پیش کی ہیں، پہلے cut motions والے مطالبات زر پر کارروائی ہوگی اور یہ کارروائی کل مورخہ 24۔جون 2021 شام 5 بجے تک جاری رہے گی باقی مطالبہ زر پر کارروائی Rules of Procedure 1997 کے rule 114 کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہوگی تو اب ہم کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ جناب وزیر خزانہ مطالبہ نمبر PC-21016 پیش کریں گے۔

مطالبہ زر نمبر PC-21016

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب، 70۔ارب، 15 کروڑ، 53 لاکھ، 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"خدمات صحت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب، 70۔ارب، 15 کروڑ، 53 لاکھ، 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"خدمات صحت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں, MR JAHANGIR KHANZADA اور MR IFTIKHAR AHMAD KHAN,MR TANVEER ASLAM MALIK,MR NASIR MAHMOOD,MR ARIF

IQBAL,KHAWAJA MUHAMMAD MANSHA ULLAH BUTT,MR LIAQAT ALI,RANA MUHAMMAD AFZAL,MR ZEESHAN RAFIQUE,CH NAVEED ASHRAF,CH ARSHAD JAVAID WARRAICH,MR BILAL AKBAR KHAN,MR BILAL FAROOQ TARAR,MR IMRAN KHALID BUTT,MR MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN,MR MUHAMMAD TOUFEEQ BUTT,MR ABDUL RAUF MUGHAL,CH WAQAR AHMAD CHEEMA,MR QAISAR IQBAL,MR AKHTAR ALI KHAN,MR AMAN ULLAH WARRAICH,CH MOHAMMAD IQBAL,MR IRFAN BASHIR,MS HAMEEDA MIAN,MR MUZAFFER ALI SHEIKH,MR SOHAIB AHMAD MALIK,MIAN MANAZAR HUSSAIN RANJHA,MR LIAQAT ALI KHAN,RANA MUNAWAR HUSSAIN,MR MUHAMMAD MOAZZAM SHER,MR MUHAMMAD SHOAIB IDREES,MR JAFFAR ALI,MR MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR,CH ZAFAR IQBAL NAGRA,MR ALI ABBAS KHAN,MR FAQIR HUSSAIN,MR MUHAMMAD AYUB KHAN,MR MOHAMMAD KASHIF,AGHA ALI HAIDAR,MR MUHAMMAD ASHRAF RASOOL,MIAN ABDUL RAUF,MR MAHMOOD UL HAQ,MR SAJJAD HAIDER NADEEM,MR SAMI ULLAH KHAN,MR GHAZALI SALEEM BUTT,MR SHAHBAZ AHMED,MR MARGHOOB AHMAD,RANA MASHHOOD AHMAD KHAN,KHAWAJA IMRAN NAZEER,MALIK GHULAM HABIB AWAN,MALIK MUHAMMAD WAHEED,KHAWAJA SULMAN RAFIQ,MR SOHAIL SHOUKAT BUTT,MALIK SAIF UL MALOOK KHOKHAR,MR RAMZAN SADDIQUE,MR AKHTAR HUSSAIN,RANA MUHAMMAD TARIQ,MR MUHAMMAD MIRZA JAVED,MR MUHAMMAD NAEEM SAFDAR,MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN,SHEIKH ALLA-UD-DIN,RANA MOHAMMAD IQBAL KHAN,CH IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR,MR NOOR UL AMIN WATTOO,MIAN YAWAR ZAMAN,MR MUNEEB-UL-HAQ,MR GHULAM RAZA,MR NAVEED ALI,MALIK NADEEM KAMRAN,MR MUHAMMAD ARSHAD MALIK,MR NAVEED ASLAM KHAN LODHI,RANA RIAZ AHMAD,MR MUHAMMAD YOUSAF,MR KHALID MEHMOOD,MIAN IRFAN AQEEL DAULTANA,MR MUHAMMAD SAQIB KHURSHED,RANA ABDUL RAUF,MR MUHAMMAD JAMIL,MR

ZAHID AKRAM,CH MAZHAR IQBAL,MR MUHAMMAD ARSHAD,MR ZAHEER IQBAL,MR MUHAMMAD AFZAL GILL,CH MUHAMMAD SHAFIQ ANWAR,MALIK GHULAM QASIM HINJRA,MR IJAZ AHMAD,SARDAR AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI,MS ZAKIA KHAN,MS MEHWISH SULTANA,MS AZMA ZAHID BOKHARI,MS ISHRAT ASHRAF,MS SADIA NADEEM MALIK,MS HINA PERVAIZ BUTT,MS SANIA ASHIQ JABEEN,MS TAHIA NOON,MS USWAH AFTAB,MS SABA SADIQ,MS KANWAL PERVAIZ CH.,MRS GULNAZ SHAHZADI,MS RABIA NUSRAT,MS HASEENA BEGUM,MS RAHAT AFZA,MS RUKHSANA KAUSAR,MS SALMA,SAADIA TAIMOOR,MS KHALIDA MANSOOR,MS RABIA AHMED BUTT,MS RABIA NASEEM FAROOQI,MRS FAIZA MUSHTAQ,MS BUSHRA ANJUM BUTT,SYEDA UZMA QADRI,MS SUMERA KOMAL,MRS RAHEELA NAEEM,MS SUNBAL MALIK HUSSAIN,MS ANEEZA FATIMA,MS NAFISA AMEEN,MS ZAIB-UN-NISA,MR KHALIL TAHIR SINDHU,MS JOYCE ROFIN JULIUS,MR RAMESH SINGH ARORA,MR TARIQ MASIH GILL, MS TALLAT MEHMOOD.

SYED HASSAN MURTAZA,SYED ALI HAIDER GILANI, MR GHAZANFAR ALI KHAN,SYED USMAN MEHMOOD, MR RAIS NABEEL AHMAD, MR MUMTAZ ALI AND MS SHAZIA ABID

کی طرف سے cut motion آئی ہے تو محرک یہ cut motion پیش کریں۔

KHAWAJA SULMAN RAFIQ: We demand:

> "That the total of Rs.170,155,398,000/- on account of Demand No.PC21016 – Health Services – be reduced to Re.1/-."

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I oppose this cut motion.

جناب سپیکر: جی، خواجہ سلمان رفیق صاحب! اب آپ اس پر تقریر کریں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ میں ہیلتھ پر cut motion سے پہلے ایک منٹ یہ کہنا چاہوں گا کہ میرے فاضل دوست وزیر خزانہ بڑی زبردست اور جذباتی تقریر کر رہے تھے میں صرف اُن کی تھوڑی سی درستی کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ میں ان کو آئینہ دیکھانا چاہتا ہوں تو 'ان کو' میں آپ بھی مخصوص ہیں، آپ بھی 2018 سے پہلے ہمارے ساتھ ہی تھے تو میں یہ وضاحت کرنا چاہتا تھا اگر یہ بات پروفیسر صاحبہ کریں، میاں محمد اسلم اقبال کریں، میاں محمود الرشید کریں جو اپنی جماعت کے ساتھ کھڑے رہے ہیں لیکن جناب عثمان احمد خان بُزدار، مخدوم ہاشم جواں بخت آپ تو ہمارے ساتھ ہی تھے، جب ہوا بدلی تو آپ بھی ساتھ ہی بدل گئے تو تاریخ بڑی ظالم ہوتی ہے۔ میری صرف یہ درخواست ہے کہ ہم جب بھی کوئی بات کریں تو یہ سوچ کر کریں کہ جب ہوا چلتی ہے، سختی آتی ہے تو ہم جماعت تبدیل کر لیتے ہیں ہاں جو اپنی جماعت کے ساتھ کھڑا رہتا ہے وہ یہ بات ضرور کرے۔ میری آپ سے یہ request تھی جو آج حادثہ ہوا ہے لاہور میں بم دھماکا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ پورے پاکستان کو سلامت رکھے شہداء کو جوار رحمت میں جگہ عطا کرے اور جو زخمی ہیں اُن کو صحت کاملہ عطا کرے۔

جناب سپیکر! اب میں cut motion پر آتا ہوں جناب وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں جو باتیں کیں ہیں میں اُنہی پر figures کے ساتھ focus کروں گا اور جو بجٹ شعبہ صحت کا ہے اُسی پر بات کروں گا۔ فنانس منسٹر نے اپنی تقریر میں کہا کہ 1984 کے بعد لاہور میں کوئی ہسپتال نہیں بنا۔ ہم تو اپوزیشن ہیں مسلم لیگ (ن) سے ہمارا تعلق ہے آپ تو ان کے اتحادی ہیں تو 1984 کے بعد تو آپ کی بھی 5 سال حکومت رہی ہے تو تحریک انصاف کی جو قیادت ہے یہ آپ کو اور ہمیں ایک ہی صف میں کھڑا کرتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں معاف کیا ہے اور نہ مسلم لیگ (ق) کو تو آپ کے پانچ سالہ دور میں کیا کوئی ہسپتال نہیں بنا؟ ان دس سالوں میں جو 2008 سے 2018 کا tenure ہے کے بارے میں معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی صرف میں لاہور کی بات کر رہا ہوں، شاہدرہ ہسپتال بنا، رائیونڈ ہسپتال بنا، کاہنہ ہسپتال بنا، سبزہ زار ہسپتال بنا، سمن آباد ہسپتال بنا، میاں میر ہسپتال بنا، غازی آباد ہسپتال بنا، بیدیاں بر کی ہسپتال بنا، Said Mitha Hospital کو

renovate کیا، کوٹ خواجہ سعید ہسپتال کو renovate کیا، سرجیکل ٹاور آپ کے دور میں شروع ہوا تھا وہ پراجیکٹ آپ نے شروع کیا تھا ہم نے اُس کو مکمل کیا، سروسز ہسپتال کا غازی علم الدین بلاک 500 بیڈ کے ٹاور کو مکمل کیا، Neurosciences کے ٹاور کو مکمل کیا گیا، چلڈرن ہسپتال لاہور میں 600 بیڈ کا اضافہ کیا گیا تو لاہور میں کوئی ساڑھے تین ہزار بیڈ کا اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میری request ہو گی وزیر خزانہ اور وزیر ہیلتھ سے کہ مجھے یہ ضرور بتائیں کہ پچھلے آٹھ سال میں پشاور میں کیا اس سے ایک چوتھائی بھی ہسپتال بنے ہیں، کیا وہاں پر کوئی ایک بھی چلڈرن ہسپتال ہے، کیا وہاں پر کوئی نیا Cardiac Center بنا ہے، تو یہ وہ باتیں ہیں۔ جب آپ نے لاہور کی بات کی تو آپ نے کہا کہ ہم لاہور میں 1 ہزار بیڈ کا ہسپتال بنا رہے ہیں 14۔ ارب کا یہ ہسپتال ہے لیکن Budget Book کے مطابق جو آپ کا سرکاری document ہے ابھی تک یہ unapproved ہے۔ 14۔ ارب کے اس لاہور کے project کے لئے 20 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں تو یہ کوئی 70 سال کا منصوبہ ہے، یہ آپ کی Budget Book کہہ رہی ہے کوئی بھی دوست اس Budget Book کو پڑھ سکتا ہے۔

جناب سپیکر! فنانس منسٹر کی تقریر میں Health Program Universal پر بھی بات کی گئی ہے۔ میں ان کا بہت شکر گزار ہوں کہ محترم جناب عمران خان اور اُن کی حکومت میاں نواز شریف صاحب کو follow کر رہے ہیں کیونکہ basically یہ صحت کارڈ کا منصوبہ میاں صاحب کے دور کا ہے میں اس حوالے سے تھوڑا آپ کو بتانا چاہوں گا کہ اس کی شروعات ہم نے اپنے دور میں کی تھی اور پنجاب کے بیشتر اضلاع میں ان Health Cards کو ہم نے بانٹا تھا جس میں رحیم یار خان، خانیوال، نارووال، وہاڑی، ڈی جی خان، بھکر اور حافظ آباد کے علاوہ بھی بیشتر اضلاع میں ہم ان Health Cards کو بانٹ چکے تھے اس کی company، اس کا infrastructure اور یہ کہ کون کون سے ہسپتال رجسٹر کرنے ہیں، Punjab Healthcare Commission سے اُن کی registration، اُس کے بعد اس کا legal aspect، اس کا technical اور financial management کارڈ کی چھپائی، اس کی utilization اور اس سارے کام کو State Life کے ساتھ contract کر کے ہم نے شروع کیا تھا۔ آپ اسی پروگرام کو follow کر رہے ہیں یہ اچھی بات ہے۔ پچھلے سال آپ نے اس کے لئے

12-ارب روپے رکھے تھے release کیا ہوا؟ یہ بجٹ بک میں نہیں ہے کہ 12-ارب روپے میں سے کتنا release ہوا ہے یہ Budget Book میں ہونا چاہئے تھا۔ اس سال آپ نے اس کے لئے 60-ارب روپے رکھے ہیں میرے اس حوالے سے تھوڑے سے تحفظات یہ ہیں کہ کیا State Life کی اتنی capacity ہے کہ وہ پورے پنجاب کے hundred percent اس Health Insurance Program کو لے سکے، آپ comparative process سے کب آئیں گے اور کس کس کمپنی کو آپ اس میں لا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! NADRA کے ڈیٹا میں millions of people missing ہیں اُن کو آپ کس حد تک لے آئے ہیں اور آپ کا premium کتنا ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ 7 لاکھ کی coverage ہے میرا اس پر تھوڑا سا سوالیہ نشان ہے۔ شہروں میں جو آپ کی مانیٹرنگ کا سسٹم ہے private hospitals، سرکاری ہسپتال کو جو آپ سروسز دے رہے ہیں جو آپ کا Rate Contract ہے کیا اُس کو revise کیا گیا ہے؟ Rate Contact سے میری مراد operations اور اُن کے expenditure ہیں، کیا آپ نے ان کو revise کر لیا ہے؟ آپ کی جو Audit Report ہے جو آپ کی firm ہے اُس کو بھی اس ایوان میں پیش ہونا چاہئے تاکہ اگر کوئی issues ہیں تو وہ سامنے آئیں میں تھوڑا سا اب شہروں کی طرف جو آپ کے بجٹ میں Bahawalnagar Medical College۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ ہم نے اپنے دور میں گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ساہیوال، ڈیرہ غازی خان اور امیر الدین پانچ میڈیکل کالج بنائے اور گوجرانولہ سیالکوٹ ساہیوال اور ڈی جی خان کی بلڈنگز کو مکمل کیا PMDC سے ان کی registration کروائی faculty کو پورا کیا۔ بہاولنگر میڈیکل کالج کا بھی ہمارے دور میں ہی آغاز کیا گیا تھا بہاولنگر کا قصور یہ ہے کہ اس کی کافی زیادہ سیٹیں مسلم لیگ (ن) کو ملی ہیں اُن بے چاروں کو اس کی سزا مل رہی ہے یہ 2-ارب 34 کروڑ کا project ہے یہ اس وقت under revision ہے اس وقت یہ بجٹ بک میں لکھا ہوا ہے اس کے لئے آپ نے صرف 20 کروڑ روپیہ رکھا ہے لیکن آپ کی جو projection تھی جس کا آپ نے وعدہ کیا تھا تو اس پراجیکٹ کو بھی آپ 205 ملین روپے دے رہے ہیں۔ جب آپ ایک تین سالہ projection بناتے ہیں تو کیا اس وقت آپ کا فنانس ڈیپارٹمنٹ یا باقی جو ڈیپارٹمنٹس ہیں وہ اس پر

غور نہیں کرتے؟ Projection کے وقت آپ کہہ دیتے ہیں کہ اتنا فنڈ دیں گے لیکن جب اگلا سال آتا ہے تو اس projection کو آپ 5 سے 7 گنا کم کر دیتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ بہاولنگر میڈیکل کالج کو مکمل کریں اور اس کی proper funding کریں۔

جناب سپیکر! اسی طرح آپ بجٹ بک میں میڈیکل ایجوکیشن میں نرسنگ سکولز کو کالجز بنا رہے ہیں تو یہ بہت اچھا کام ہے اس کو آپ بالکل کریں اور ہم نے بھی اپنے دور میں نرسنگ سکولز کو کالجز بنایا تھا۔ یہ تین ہزار ملین روپے کی سکیم ہے اس سال آپ نے اس کے لئے 200 ملین روپے رکھے ہیں تو اس حساب سے یہ کم از کم 12 سے 14 سال میں مکمل ہو گی۔

جناب سپیکر! آپ وفاق کے ساتھ مل کر مری میں مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال بنا رہے ہیں آپ کی ان کے ساتھ sharing ہے، اور یہ 4۔ارب روپے کا پراجیکٹ ہے تو پچھلے سال آپ نے اس ہسپتال کے لئے جو رقم announce کی تھی وہ آپ نے release ہی نہیں کی یعنی پورے سال کے دوران وہاں ہسپتال میں ایک اینٹ بھی نہیں لگی۔ آپ ہی کی بجٹ بک میں لکھا ہوا ہے کہ جون 2020 میں 600 ملین روپے رکھے گئے ہیں اور جون 2021 میں بھی 600 ملین روپے رکھے گئے ہیں تو پیسا جو آپ نے اس ہسپتال کے لئے رکھا تھا وہ بھی آپ نے نہیں دیا۔

جناب سپیکر! Academic Block Nawaz Sharif College اس میں calculation error ہے۔ یہ 72 کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے اس کے لئے موجودہ سال 9 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جبکہ اس کے لئے 4 کروڑ 80 لاکھ روپے کا بجٹ درکار ہے۔ آپ کے اس figure میں 4 کروڑ 13 لاکھ روپے کا error ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر 4،4 کروڑ روپے کا error آرہا ہے تو ڈیپارٹمنٹ کے لوگ کیا کر رہے ہیں، اس پر وضاحت محترم وزیر خزانہ کو ضرور کرنی چاہئے؟

جناب سپیکر! SIMS میں سٹوڈنٹس کے لئے ہاسٹل بنانے کے لئے ایک ارب روپے کا پراجیکٹ ہے لیکن اس کے لئے آپ نے 30 ملین روپے دیئے ہیں۔ میرے خیال میں وہاں جو بچے پڑھ رہے ہیں وہ جب پروفیسر بن جائیں گے تو اس وقت یہ ہاسٹل مکمل ہو گا۔

جناب سپیکر! مخدوم صاحب نے اپنی تقریر میں انسٹیٹیوٹ آف نیورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن کا بھی ذکر کیا یہ ہمارے دور کا پراجیکٹ ہے اور 6۔ارب 86 کروڑ روپے کا یہ

پراجیکٹ ہے۔ مئی 2018 تک اس کی بلڈنگ مکمل تھی ہم اس کی OPD شروع کرنا چاہ رہے تھے لیکن تین سال گزر چکے ہیں آپ کا یہ پراجیکٹ بھی مکمل نہیں ہو سکا۔ آپ نے پچھلے سال اس پراجیکٹ کے لئے 80 کروڑ روپے رکھے جبکہ 38 کروڑ 42 لاکھ روپے release کئے۔ اس سال آپ نے پھر 800 ملین روپے رکھے ہیں۔ اگلے سال 2۔ارب 34 کروڑ روپے کی projection ہے تو یہ ہسپتال بھی کئی سال مکمل نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! Provision of Missing Facilities, Pediatrics, Gynecology, Obstetrics Holy Family اس میں کمال کی چیز یہ ہے کہ 36 کروڑ روپے کے اس پراجیکٹ میں آپ ہی کی بجٹ بک میں لکھا ہوا ہے کہ 180 ملین روپے جون 2020 تک لگ چکے ہیں لیکن اصل میں وہ 180 ملین روپے لگائے ہی نہیں گئے تھے۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس پورے معزز ایوان میں آپ ایک چیز declare کرتے ہیں کہ جی اس پر 18 کروڑ روپے لگ چکے ہیں۔ اگر آپ پچھلے سال کا بجٹ دیکھیں تو جو 50 ملین روپے رکھے گئے تھے بس وہی پیسے اس پر لگے ہیں۔ تو یہ 18 کروڑ روپے کا error ہے اور آپ بجٹ بک میں اتنی بڑی بڑی غلطیاں کر لیتے ہیں اور اس کے بعد آپ بلند و بانگ دعوٰے کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! سرگودھا ہسپتال ایمرجنسی کی revamping ہے۔ سرگودھا ہسپتال ہمارے دور میں ایک نیا ہسپتال بنا تھا۔ ہم نے وہاں پر MRI machine بھی دی تھی۔ اس سرگودھا ہسپتال میں بھی 20 لاکھ روپے کا error ہے اور سرگودھا ہسپتال ایمرجنسی کی revamping میں کئی سال کا عرصہ لگ جائے گا تو اس میں 2 ملین روپے کا error ہے۔ یہ آپ خود ہی calculate کر لیں اگر کہیں گے تو میں اس اجلاس کے بعد آپ کو اس کی calculation بتا دوں گا۔

جناب سپیکر! مخدوم صاحب نے اپنی تقریر میں گوجرانوالہ ہسپتال کا ذکر بھی کیا ہے جو کہ ہمارے دور میں بنایا گیا تھا، یہ 6۔ارب 72 کروڑ روپے کا ہسپتال ہے اور اس پر اب تک 3۔ارب 64 کروڑ روپے لگ چکے ہیں۔ ہم نے اپنے دور میں گوجرانوالہ میں نیا میڈیکل کالج بنایا تھا اور پرانے ہسپتال کو renovate کیا تھا اور وہاں پر MRI مشین بھی دی اور اس ہسپتال کی طرف جانے والی سڑکیں بھی بنائیں۔ یہ کالج جو کہ شہباز شریف صاحب نے اپنے دور میں بنایا تھا اسی میں دو ٹاور بن

رہے ہیں تو کم از کم یہ ایک ٹاور ہی مکمل کر دیں۔ آپ نے اس سال 500 ملین روپے رکھے ہیں جبکہ آپ نے 1700 ملین روپے رکھنے کا وعدہ کیا تھا تو اس لحاظ سے جو صورتحال گوجرانوالہ ہسپتال کی نظر آرہی یہ بھی ابھی کئی سال نہیں بن سکے گا۔

جناب سپیکر! سیالکوٹ مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال میں ففٹی ففٹی فیصد شیئرنگ ہے سوال یہ ہے کہ یہ شیئرنگ وفاقی حکومت، انٹرنیشنل ڈونر یا چیمبر آف کامرس کس کے ساتھ ہے؟ پچھلے سال یہ سکیم نہیں تھی اس 5۔ارب روپے کے پراجیکٹ پر اب تک اڑھائی ارب روپے لگ چکے ہیں یہ بہت بڑی رقم ہے اور یہ اچھی چیز ہے لیکن سوال یہ ہے کہ یہ پیسا کس نے لگایا ہے؟ یہ جن کے ساتھ شیئرنگ تھی انہوں نے پیسا لگا دیا ہے تو پھر گورنمنٹ نے اس پر کوئی پیسا نہیں لگایا اور اس سال بھی آپ نے اس کے لئے کوئی پیسے نہیں رکھے تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اتنا پیسا لگانے کے بعد اس کے لئے آپ نے ایک ملین روپے رکھے ہیں تو یہ چیز تھوڑی doubtful کرتی ہے کہ اگر اس پر 2.5۔ارب روپے لگ چکے ہیں جو کہ ایک question ہے تو اس سال آپ نے اس کے لئے صرف ایک ملین یعنی 10 لاکھ روپے رکھے ہیں تو آپ کو چاہئے کہ اس کو مکمل کریں۔

جناب سپیکر! سیالکوٹ ہسپتال جو کہ ایک نیا ہسپتال بننا تھا وہ سکیم پچھلے سال بھی غائب کر دی گئی تھی اور اس سال بھی وہ سکیم موجود نہیں ہے لہٰذا سیالکوٹ کو کوئی ہسپتال نہیں دیا جا رہا۔ ساہیوال ہسپتال کی upgradation ہمارے دور کا پراجیکٹ تھا 5۔ارب اور 54 کروڑ روپے کا یہ پراجیکٹ ہے اور آپ اس سال اس پراجیکٹ کے لئے 90 کروڑ روپے دے رہے ہیں میری آپ سے صرف یہ request ہے کہ اس کو مکمل کریں اور اس کے لئے آپ پورا fund release کریں۔ یہ ہمارے دور میں ہسپتال بنایا گیا تھا جس میں سی ٹی سکین اور High Performance Work System مکمل ہو چکا تھا وہاں پر ہم نے نیا میڈیکل کالج بنایا ہے تو اس کو بھی پیسے دے کر مکمل کر لیں۔

جناب سپیکر! لاہور میں سر گنگارام مدر اینڈ چائلڈ بلاک پر بہتر کام ہو رہا ہے لیکن 7۔ارب روپے کے اس پراجیکٹ کے لئے آپ نے 900 ملین روپے کا اعلان کیا ہے اور اس پر مزید 5۔ارب روپے لگنے ہیں تو اس کا بھی 5، 7، اور 8 سال سے پہلے figures projection کے

مطابق بنا ممکن نہیں ہے۔ جب ہسپتال مکمل ہونے میں پانچ پانچ، سات سات، اور آٹھ آٹھ سال لگیں گے تو اس کے ساتھ یہ کہنا کہ ہم بہت اچھا کام کر رہے ہیں تو یہ بہر حال ایک سوالیہ نشان ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح ملتان DHQ ہسپتال بن رہا ہے اور یہ 1669 ملین روپے کا پراجیکٹ ہے اس پراجیکٹ کی جو calculation ہے اس میں 38 کروڑ روپے کا فرق ہے۔ آپ اس کو calculate کر لیں اس کی جو ٹوٹل لاگت ہے اور اس پر جو پیسے لگ چکے ہیں جو اس سال release ہو رہے ہیں ان سب کو اگر ٹوٹل کر لیں تو 38 کروڑ روپے مزید چاہئیں لیکن اگلے سالوں میں projection میں زیرو زیرو ہے۔ میں ملتان کے لئے یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ ملتان کا یہ جو کیمپس ہے جہاں پر یہ ہسپتال بن رہا ہے وہاں ہم نے کڈنی انسٹیٹیوٹ مکمل کیا تھا۔ ہم نے وہاں پر ڈرگ ٹیسٹ لیب اور بلڈ بنک بنایا تھا اور vaccination کے لئے UNICEF کے تعاون سے cold storage بنائی تھی۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ نے نشتر ٹو ملتان شروع کیا ہمیں اللہ تعالیٰ نے ملتان میں کام کرنے کا موقع دیا۔ آپ نے بھی وہاں پر ایک کارڈیک انسٹیٹیوٹ بنایا تھا۔ وہاں ہم نے کڈنی انسٹیٹیوٹ مکمل کیا اور ڈرگ ٹیسٹ لیب اور Regional Breast Cancer کا بھی میں نے بتا دیا ہے، ہم نے وہاں پر شہباز شریف ہسپتال بنایا، ہم نے وہاں پر ایم آر آئی مشین دی، ہم نے وہاں پر 150 بیڈ پر مشتمل چلڈرن ٹاور بنایا اور برن یونٹ کو مکمل کیا۔ میری گزارش ہے کہ یہ 8۔ارب 84 کروڑ روپے ٹوٹل لاگت کا ہسپتال ہے پچھلے سال کے مطابق جو کہ آپ کے figures بتا رہے ہیں اس کو 4۔ارب روپے سے زائد پیسے دیئے ہیں۔ اب اس میں میرا doubt کیا ہے کہ اگر آپ نے اس کے لئے 4 ۔ارب روپے دیئے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے اس سال آپ نے اس ہسپتال کے لئے پھر 30 کروڑ روپے رکھ دیئے ہیں۔ بات یہ ہے کہ ایک ہسپتال کو آپ پہلے کیوں مکمل نہیں کرتے۔ اگر ہم دیکھیں 30 کروڑ روپے کے حساب سے تو پھر یہ نشتر ٹو ملتان ہسپتال کو تو کئی سال لگ جائیں گے تو اس کو بھی فنڈز دے کے آپ مکمل کریں۔ ملتان میں مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال 200 بیڈز پر مشتمل ہے۔ غلہ گودام 4 ارب 37 کروڑ روپے کا یہ پراجیکٹ ہے پچھلے سال اس پراجیکٹ کے لئے آپ نے 21 کروڑ روپے رکھے تھے جبکہ موجودہ سال آپ نے اس کے لئے 30 کروڑ روپے رکھے ہیں تو یہ بھی آپ کی calculation کے مطابق 12 سے 14 سال تک انشاء اللہ مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر !ڈیرہ غازی خان جناب عثمان احمد خان بُزدار کا اپنا شہر ہے وہاں ہم نے الحمدللہ نیا میڈیکل کالج بنایا تھا اور اس کو PMDC سے رجسٹرڈ بھی کروایا تھا۔ ہم نے یہاں پر صحت کارڈ بھی بانٹے تھے۔ فورٹ منرو میں نیچے جو تحصیل ہے اس میں نیا تحصیل ہسپتال بنایا تھا اور پرانے ہسپتال کو renovate کیا تھا اس کا پراجیکٹ کافی عرصے سے چل رہا ہے یہ 5۔ارب روپے سے زائد کا پراجیکٹ ہے، خدا کا نام ہے اس پراجیکٹ کو مکمل کردیں۔ آپ نے اس پراجیکٹ کے لئے ایک ارب روپے رکھے ہیں تو اس fund کو آپ release کر کے اس ہسپتال کو مکمل کریں کیونکہ یہاں پر مریض بلوچستان بھی آتے ہیں۔انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کو چیف منسٹر صاحب نے خود شروع کیا تھا یہ ان کے والد مرحوم کے نام پر ہے وہ ہمارے ساتھی تھے اور بھلے آدمی تھے۔ یہ بھی 4 ارب روپے کا پراجیکٹ ہے۔ پچھلے سال آپ نے وعدہ کیا تھا کہ ہم اس کے لئے ایک ارب روپے دیں گے لیکن آپ نے 45 کروڑ روپے دیئے۔ اس سال پھر آپ نے ایک ارب روپے کا وعدہ کیا ابھی بھی یہ ہسپتال مکمل ہونے میں کئی سال لگیں گے۔

جناب سپیکر !میں وزیر اعلیٰ صاحب کے اپنے شہر ڈیرہ غازی خان کی بات کر رہا ہوں وہاں مدر اینڈ چائلڈ ٹیچنگ ہسپتال کے لئے 3۔ارب 64 کروڑ رکھے ہیں۔ پچھلے سال آپ نے projection میں کہا تھا کہ ہم اس کو ڈیڑھ ارب روپے دیں گے جبکہ اس کو 30 کروڑ روپے دیئے گئے ہیں تو یہ ہسپتال بھی 6، 7 اور 8 سال میں مکمل ہوگا۔ رحیم یار خان وزیر خزانہ کا اپنا شہر ہے انہوں نے یہاں پر ایک بہت اچھی سکیم شروع کی ہے یہ 6۔ارب روپے کی سکیم ہے لیکن اسے revise کیا گیا ہے اور اب یہ سکیم 6۔ارب، 82 کروڑ روپے کی ہو گئی ہے۔اعداد و شمار کے مطابق آپ نے اسے 2۔ ارب، 50 کروڑ روپیہ دیا ہے یہ بھی تھوڑا سا doubtful ہے میں بتاتا ہوں کہ doubtful کیوں ہے؟ اس لئے doubtful کہ اگر آپ نے اسے پچھلے سال 2۔ارب، 50 کروڑ روپیہ دیا ہے تو پھر اس سال اسے صرف 100 ملین روپے کیوں دے رہے ہیں؟ یعنی ایک پراجیکٹ پر ایک سال تو 2۔ارب، 50 کروڑ روپے لگاتے ہیں اور اگلے سال اس پر 10 کروڑ روپیہ لگا دیتے ہیں، تو 6۔ارب 82، کروڑ روپے کی سکیم کو 10 کروڑ روپے دینا کیا معنی رکھتا ہے۔یہ آپ کا اپنا شہر ہے اسے تو proper funding کریں، یہ ایک question mark ہے اس کی وضاحت ڈاکٹر صاحبہ دیں یا پھر وزیر خزانہ دیں کہ 2۔ارب، 50 کروڑ روپیہ لگا ہے اور یہ figures ٹھیک ہیں۔

جناب سپیکر! Establishment of Hepatitis Clinics & GI Specialized Healthcare پاکستان میں ٹیچنگ ہسپتال ہیپاٹائٹس کی ٹریٹمنٹ کے لئے اپنی services مہیا کرتے ہیں۔ یہ 3۔ ارب، 52 کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے اس پر 36 کروڑ روپیہ لگ چکا ہے، اس میں اتنی خطیر رقم رکھ دی ہے۔ میں آپ کو بتا نہیں سکتا کہ پورے پنجاب کے تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کلینکس اور GI ڈیپارٹمنٹس کے لئے 1 کروڑ، 90 لاکھ روپے ہیں یہ تو ایک وارڈ کے لئے بھی کم ہیں، مہربانی کر کے انہیں revise کریں۔

جناب سپیکر! جب PKLI کے لئے قانون سازی ہو رہی تھی تو اس وقت میں نے گزارشات کی تھیں میں آج بھی ان پر قائم ہوں کہ شہباز صاحب نے دن رات محنت کر کے اس پراجیکٹ کا فیز-1 مکمل کیا تھا لیکن ابھی تین سال گزرنے کے باوجود فیز-I کا بقایا کام ہو رہا ہے اور فیز-II شروع ہی نہیں کیا گیا۔ ہمارے دور میں جو عمارت بنی تھی وہ ساری چیزیں وہیں کھڑی ہیں، اب انہوں نے ڈاکٹر فیصل ڈار کو ڈین بنایا ہے یہ اچھا کام کیا ہے لیکن انہیں پہلے لانا چاہئے تھا۔ پہلے سعید اختر صاحب کو فارغ کر دیا گیا۔ میں اور سعید اختر صاحب سابق چیف جسٹس کی عدالت میں ملزموں کی حیثیت میں پیش ہوتے تھے۔ اللہ جانے ان کا کیا issue تھا میری سمجھ سے باہر ہے لیکن PKLI کے لئے وہ کوئی بہتر نہیں ہوا۔ تمام اضلاع میں PKLI کے جتنے بھی کلینکس تھے چونکہ ہم ضلع کی سطح پر جا رہے تھے، ریسرچ سنٹر تھا، curative کام ہونا تھا اور وہاں preventive کام بھی ہونا تھا۔ میری گزارش ہے کہ خدا کا نام لے کر funding کریں اور PKLI کا فیز-II مکمل کریں۔ آپ نے اس سال اس پراجیکٹ کے لئے 2۔ارب روپیہ رکھا ہے یہ کم ہے چونکہ فیز-II بھی کم از کم 20/15۔ ارب روپے کا ہے، یہاں میڈیکل کالج بننا ہے، پورے ملک سے لوگوں کے liver transplant ہونے ہیں، پورے ملک کے کلینکس کو feed کرنا ہے اس وقت یہی پروگرام تھا کہ یہ پنجاب کے علاوہ باقی شہروں کو بھی feed کرے گا۔

جناب سپیکر! اب میں طیب اردگان ہسپتال مظفر گڑھ کے حوالے سے بات کروں گا۔ مظفر گڑھ ہمارا ایک بڑا اہم شہر ہے، remote areas ہیں وہاں پر ہم نے 410 بیڈز پر مشتمل طیب اردگان ہسپتال بنایا تھا۔ ہم نے اپنے دور میں اس کا فیز-I مکمل کر دیا تھا وہاں بلوچستان سے لوگ آتے ہیں وہاں پر artificial limbs کا بھی کام ہو رہا ہے، وہاں پر میڈیکل کالج بننا تھا، نرسنگ کالج

بنا تھا، فیز-II شروع ہونا تھا لیکن تین سالوں میں کچھ بھی شروع نہیں ہو سکا- وزیر اعلیٰ صاحب کا Stunting Reduction Program for South Punjab ہے اس کے شہر سن لیں بہاولنگر، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، خانیوال، لیہ، لودھراں، ملتان، مظفر گڑھ، رحیم یار خان، راجن پور اور وہاڑی شامل ہیں، یہ بہت اچھا کام ہے لیکن جب میں اس پراجیکٹ کو آگے پڑھتا ہوں جو 9- ارب روپے کا ہے اس کے لئے آپ نے پچھلے سال وعدہ کیا تھا کہ 3- ارب روپے دیں گے لیکن آپ نے صرف 50 کروڑ روپیہ دیا ہے- 9- ارب روپے کا Stunting Reduction Program ہے جنوبی پنجاب کے ان تمام اضلاع کے لئے آپ جو پیسے دے رہے ہیں وہ انتہائی کم ہیں، 9- ارب روپے کے مقابلے میں 50 کروڑ روپے کا مطلب ہے کہ آپ کا یہ پراجیکٹ پندرہ سے اٹھارہ سال میں مکمل ہو گا-

جناب سپیکر! ہم نے اپنے دور میں لاہور میں پنجاب ایگریکلچر ڈرگ فوڈ لیب شروع کی تھی اور شہباز صاحب کا یہ vision اور خواہش تھی کہ ایگریکلچر، ڈرگ اور فوڈ میں فرانزک لیب کی طرح کی لیب ہو اور یہ اسی level کی لیب بن رہی تھی یہ 6- ارب روپے سے زائد کا پراجیکٹ تھا اس پر 4- ارب، 60 کروڑ روپیہ لگ چکا ہے لیکن اس سال آپ نے اس کے لئے صرف 50 کروڑ روپیہ دیا ہے- قصور یہ ہے کہ یہ پراجیکٹ شہباز صاحب کے دور میں شروع ہوا تھا- پراجیکٹ کسی کی ذات کا نہیں ہوتا کوئی بناتا ہے تو اس کا credit اسے ضرور ملتا ہے لیکن پراجیکٹ گورنمنٹ کا ہوتا ہے پبلک کا ہوتا ہے اس لئے اسے funding کر کے مکمل کریں لیکن جس طرح آپ کر رہے ہیں اس سے تو یہ پراجیکٹ کئی سال تک مکمل ہوتا نظر نہیں آتا-

جناب سپیکر! مخدوم صاحب نے بجٹ تقریر میں ذکر کیا کہ ہم اٹک میں Mother and Child Hospital بنا رہے ہیں بہت اچھی بات ہے بالکل بننا چاہئے- اٹک میں 200 بیڈز پر مشتمل Mother and Child Hospital، 2- ارب، 66 کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے لیکن آپ اس کو کتنے پیسے دے رہے ہیں؟ صرف ایک کروڑ روپیہ دے رہے ہیں- آپ تقریر میں کہتے ہیں کہ ہم نے اٹک میں Mother and Child Hospital بنا دیا ہے یہ آپ کی approved سکیم ہے لیکن اس کے لئے آپ صرف ایک کروڑ روپیہ دے رہے ہیں- اگر آپ نے کوئی block allocation رکھی ہوئی ہے تو وہ کون سی ہے؟ آپ دونوں طرف کے معزز اراکین

کو بتائیں کہ block allocation کے پیسے کہاں رکھے ہیں؟ اگر آپ نے اس ہسپتال کے لئے ایک کروڑ روپیہ رکھا ہے تو پھر یہ پراجیکٹ تو 266 سالوں میں بنے گا۔

خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

جناب سپیکر! یہ مخدوم صاحب کی تقاریر ہیں ان کے flagship پروگرام ہیں جو میں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ میانوالی جناب عمران خان کا حلقہ ہے وہاں پر تو کام کرنا ہے وہاں پر تو ہم نے فنڈز دینے ہیں باقی کا اللہ مالک ہے۔ یہاں پر Mother and Child Nursing College کا پراجیکٹ 4۔ ارب، 78 کروڑ روپے کا ہے اس میں آپ نے 3۔ ارب روپے کا وعدہ کیا تھا آپ کی پچھلے سال کی projection، 3۔ارب روپے کی تھی لیکن آپ نے اپنے قائد کے حلقے میں ایک ارب روپیہ دیا ہے۔ الحمد للہ یہ پراجیکٹ بھی کئی سال لیٹ ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم چکوال میں ہسپتال بنا رہے ہیں، چکوال کا ہسپتال 3 ارب، 88 کروڑ روپے کا ہے، حافظ آباد کا ہسپتال 4 ۔ ارب روپے سے زائد کا ہے لیکن آپ نے ان کے لئے صرف ایک ایک کروڑ روپیہ رکھا ہے۔ تو یہ ہسپتال بھی 388 سال اور حافظ آباد کا ہسپتال 414 سالوں میں مکمل ہو گا۔ آپ کے بجٹ کی یہ صورتحال ہے لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اور ہم نے گھبرانا نہیں ہے، ہم نے بالکل نہیں گھبرانا کوئی بات نہیں ہے، ہم نہیں، ہمارے بچے نہیں بلکہ ممکن ہے ان کی آنے والی نسلیں یہ پراجیکٹ دیکھ سکیں۔

جناب سپیکر! راجن پور میں 200 بیڈز پر مشتمل Mother and Child Hospital ہے، میانوالی میں تو نرسنگ کالج کی سکیم رہنے دی چونکہ وہ خان صاحب کا حلقہ ہے لیکن راجن پور کی کوئی بات نہیں ہے وہاں پر 5 ارب، 20 کروڑ روپے کا پراجیکٹ announce کیا جسے revise کر کے 3 ارب، 66 کروڑ روپے کا کر دیا اور اس میں نرسنگ کالج ختم کر دیا۔ یعنی راجن پور میں نرسز بچیاں جو راجن پور کی رہنے والی بچیاں انہیں روزگار نہیں دینا اور ان کی skill development نہیں کرنی، نرسنگ بھی ایک skill development ہے۔ آپ کا طریق کار یہ ہے کہ میانوالی میں تو آپ نے نرسنگ کالج رکھنا ہے لیکن راجن پور میں ختم کرنا ہے۔ اب جب اسے revise کر کے 3۔ ارب، 66 کروڑ کا پراجیکٹ کیا تو پچھلے سال آپ کی projection تھی کہ

اسے 2-ارب روپیہ دیں گے لیکن آپ نے صرف ایک کروڑ روپیہ دیا ہے، ہم نے تو ایک کروڑ کا ہندسہ پکڑ لیا ہوا ہے۔ 2.5-ارب روپے کا پراجیکٹ ہے یا 4-ارب روپے کا پراجیکٹ ہے لیکن اسے دینا صرف ایک کروڑ روپیہ ہے۔ اگر آپ نے اس کو block allocation میں سے دینا ہے تو پھر اسمبلی میں بتائیں، تمام ایم پی ایز چاہے وہ تحریک انصاف سے تعلق رکھتے ہیں، مسلم لیگ (ق) کے ہیں، مسلم لیگ (ن) کے ہیں، پیپلز پارٹی کے ہیں یا آزاد ہیں یہ ان کا right ہے کہ آپ block allocation کو بجٹ بک میں لائیں کہ ہم نے یہ پیسے رکھے ہیں۔

جناب سپیکر! آگے دو سکیمز ہیں ایک وزیراعظم صاحب کا health initiative اور وزیراعلیٰ صاحب کا بلاک ہے، 88 کروڑ وزیراعظم کے لئے تجویز کیا گیا ہے اور 50 کروڑ وزیراعلیٰ صاحب کے لئے ہے۔ میری تجویز ہے کہ یہ دونوں پیسے لیہ، بہاولنگر، ڈیرہ غازی خان کے پراجیکٹس میں دینے چاہئیں۔ آپ بھکر میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو upgrade کر رہے ہیں یہ 80 کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے لیکن آپ نے اسے 7 کروڑ روپے دیئے ہیں اور یہ ابھی release نہیں ہوئے یہ دس دس بارہ بارہ سال کے پروگرام ہیں۔ گجرات میں لکھن وال یونین کونسل تحصیل گجرات میں 100 بیڈز پر مشتمل نیا ہسپتال بن رہا ہے یہ ایک ارب 40 کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے لیکن اس کے لئے صرف 7 کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے یہ بھی الحمدللہ 20/15 سالہ پروگرام ہے۔

جناب سپیکر! سول سیکرٹریٹ ملتان کی بڑی بات کی گئی ہے میرا خیال ہے کہ میں اس پر کچھ بات کر لوں کہ Research and Development of South Punjab میں Establishment of Health Information and Service Delivery یہ 55 کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے لیکن اس کے لئے صرف 2 کروڑ روپے رکھے ہیں یعنی آپ نے جنوبی پنجاب سول سیکرٹریٹ کے لئے صرف 2 کروڑ روپے رکھے ہیں ہے جس سے آپ نے اپنے سسٹم کو upgrade کرنا ہے۔ ماشاء اللہ یہ بھی 28/25 سالہ پروگرام ہے، آپ نے چکوال میں ہسپتال announce کیا آپ کی بجٹ تقریر میں یہ لکھا ہوا ہے کہ سکیم ابھی تک unapproved ہے یہ سکیم 3-ارب، 88 کروڑ روپے کی ہے لیکن آپ نے اس سال اس کے لئے صرف ایک کروڑ روپیہ رکھا ہے۔ یہ آپ کی بجٹ بک بتا رہی ہے یہ میرے figures نہیں ہیں بلکہ یہ سرکاری figures ہیں جو آپ کی بجٹ بک بتا رہی ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے کہا کہ ہم نے ہیپاٹائٹس، ٹی بی اور ایڈز پروگرام کے لئے 11-ارب روپیہ رکھا ہے۔ یہ صرف اس سال کے لئے نہیں رکھا بلکہ یہ تو کئی سالوں کا پراجیکٹ ہے اس سال کے لئے تو آپ نے ہیپاٹائٹس کے لئے 80 کروڑ روپیہ تجویز کیا ہے، ٹی بی کے لئے صرف 10 کروڑ روپیہ اور ایڈز کے لئے صرف 40 کروڑ روپیہ رکھا ہے یہ تقریباً سوا ارب روپیہ رکھا گیا ہے 11-ارب روپے نہیں ہیں بلکہ 11-ارب روپے تو کئی سالوں کے پراجیکٹ کے لئے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر آپ بجٹ بک پڑھیں تو ایک لمبی لسٹ ہے اور سینکڑوں ایسی سکیمیز ہیں جو unapproved ہیں کہا کچھ گیا ہے اور کیا کچھ گیا ہے۔ میں آخر میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا اس وقت جو Health Delivery System کی صورتحال ہے، میں پروفیسر صاحبہ کو acknowledge کروں گا اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ دے وہ ایک بڑی آزمائش سے گزری ہیں اس کے باوجود وہ بہت محنت کر رہی ہیں لیکن یہ بات کسی کی انفرادی نہیں بلکہ گورنمنٹ کی بات ہو رہی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے MTI Act سے اختلاف کیا تھا اور میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو فیلڈ کے سیاستدان ہوتے ہیں چاہے وہ کسی بھی جماعت سے ہوں ان کو لوگوں کے درد کا احساس ہوتا ہے لیکن امریکہ میں بیٹھ کر کوئی پروفیسر صاحب چاہے وہ عمران خان صاحب کے کزن ہوں وہ ساری PMDC/PMC، خیبر پختونخوا، پنجاب اور وفاق کے ہیلتھ سسٹم کو کنٹرول کرنے کی کوشش کریں تو یہ افسوسناک ہے۔ وہ Pulmonologist ہیں۔ مجھے خوشی ہوتی اگر وہ کورونا میں پاکستان آتے اور لوگوں کی مدد کرتے۔ وہ ویڈیو لنک کے ذریعے کئی سال سے میٹنگ کر رہے ہیں اور احکامات ان کے ہی چل رہے ہیں۔ پی۔ ایم۔ ڈی۔ سی کو پی۔ ایم۔ سی میں تبدیل کیا گیا اور اس کی وجہ سے میڈیکل کی seats کم ہونا شروع ہو گئیں۔ ہمارے overseas کے ڈاکٹرز پریشان ہیں۔ اسی طرح FCPS کی سیٹیں کم کر دی گئی ہیں۔ NLE پر بہت سے سوالات اُٹھ رہے ہیں۔ میڈیکل کالجوں کے بچے یہ پوچھتے ہیں کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج، علامہ اقبال میڈیکل کالج اور داؤد میڈیکل یونیورسٹی کراچی سے 97/95 فیصد aggregate لینے والے طالب علموں کا مقابلہ پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کے طالب علموں سے کیسے کیا جا سکتا ہے جو کہ 65/60 فیصد aggregate لیتے ہیں؟ میری گزارش ہے کہ شعبہ صحت کے حوالے سے سیاسی لوگ اپنے فیصلے کریں اور جو سیاسی لوگ نہیں ہیں وہ خُدا کے لئے ہمارے شعبہ صحت کو تباہ و برباد نہ کریں۔ کیا خیبر پختونخوا میں آپ کا نیا لیور ٹرانسپلانٹ پروگرام شروع ہو گیا ہے، کیا نئے

ہسپتال بن گئے ہیں، کیا آپ نے bone marrow شروع کر دیا ہے، کیا Congenital Heart Disease کا کام شروع ہو گیا ہے، کیا نئے چلڈرن ہسپتال بن گئے اور کیا نئے cardiac hospital بن گئے ہیں؟ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تو خدارا اپنی پالیسیوں کو review کریں۔

جناب سپیکر! میں خاص طور پر تھیلیسیمیا پراونشل پروگرام کے حوالے سے بات کروں گا کہ اس کی حالت بہت خراب ہے۔ یہ پروگرام آپ کے دور حکومت میں شروع کیا گیا تھا اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں ہم اس کو ہر ضلع اور تحصیل کی سطح تک لے گئے تھے۔ اب اس پروگرام سے وابستہ ملازمین کو کئی کئی مہینے تنخواہیں نہیں ملتیں۔ یہ پروگرام بالکل بند ہونے کے قریب ہے۔ میری محترمہ وزیر صحت سے گزارش ہے کہ آپ اس حوالے سے ہونے والی meetings کی سربراہی خود کیا کریں۔ اسی طرح ڈاکٹروں میں بے روزگاری پھیل رہی ہے۔ غالباً کچھ عرصہ قبل ان کی نوکری کے حوالے سے پابندی لگائی گئی تھی۔ جب کہیں پر ڈاکٹر کی کوئی اسامی مشتہر ہوتی ہے تو وہاں پر سینکڑوں ڈاکٹرز apply کرتے ہیں۔ میں اپنی گفتگو کا اختتام فیض احمد فیض کے کچھ خوبصورت شعروں سے ختم کروں گا۔

فیض احمد فیض نے کہا ہے کہ:

داغ داغ اُجالا یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں
یہ وہ سحر تو نہیں جس کی آرزو لے کر
چلے تھے یار کہ مل جائے گی کہیں نہ کہیں
فلک کے دشت میں تاروں کی آخری منزل
کہیں تو ہو گا شبِ سُست موج کا ساحل
کہیں تو جا کے رُکے گا سفینۂ غمِ دل
ابھی گرانی شب میں کمی نہیں آئی
نجات دیدہ و دل کی گھڑی نہیں آئی
چلے چلو کہ وہ منزل ابھی نہیں آئی

بہت شکریہ

Deleted: یہ دا

جناب سپیکر: اب سید عثمان محمود بات کریں گے۔ ان کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے شعبہ صحت کے بجٹ جیسے اہم موضوع کی کٹ موشن پر مجھے اپنی بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں یہ بات پورے وثوق سے کہنی چاہتا ہوں کہ معزز وزیر صحت صاحبہ واقعی انتہائی capable اور تجربہ کار انسان ہیں۔ ہم قطعی طور پر تنقید برائے تنقید کے حامی نہیں ہیں مگر تنقید برائے اصلاح ہی وہ مقصد ہے جس کے لئے ہم سب معزز ممبران اس ایوان میں موجود ہیں۔ اگر ہماری تجاویز سے حکومتی پالیسی اور کارکردگی میں کوئی بہتری آسکتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران اور ہمارے دوستوں کو ان تجاویز کو seriously entertain کرنا چاہئے اور اپنی پالیسی کا حصہ بنانا چاہئے۔

جناب سپیکر! اگر ہم موجودہ حکومت کے پچھلے تین سالوں کے شعبہ صحت کے budgets اور اس میں کئے گئے وعدوں کا جائزہ لیں تو بڑی مایوسی ہوتی ہے۔ سال 20-2019 کے بجٹ میں ہمیں بتایا گیا تھا کہ شعبہ صحت کے لئے 297۔ ارب روپے کا بجٹ رکھا جائے گا اور اس سے 9 نئے ہسپتال تعمیر کئے جائیں گے اور ان میں سے 6 نئے ہسپتال جنوبی پنجاب میں بنائے جائیں گے۔ اس میں موصوف منسٹر فنانس کا flagship project یہ تھا کہ رحیم یار خان کے شیخ زید ہسپتال-II کے لئے خصوصی طور پر funds مختص کئے جائیں گے۔ اس ہسپتال کو پچھلے دس سال میں بھی محروم رکھا گیا تھا۔ خواجہ سلمان رفیق اور وزیر خزانہ کے درمیان آپس میں ping-pong کی طرح debate ہو رہی تھی۔ میرا جھگڑا اس موجودہ حکومت سے ہے اور صوبہ پنجاب میں پچھلے دس سال تک جو حکومت برسراقتدار رہی ہے اس سے بھی میرا جھگڑا رہا تھا کیونکہ میرا ضلع رحیم یار خان ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی سہولت سے محروم ہے۔ پچھلے 16 سال سے بھرتی ہونے والے Punjab Rural Support Programme (PRSP) اور National Rural Support Programme (NRSP) کے ملازمین کو آج تک regular نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! آپ نے Punjab Health Facilities Management Company (PHFMC) کے نام سے ایک ادارہ بنایا تھا۔ اس میں ہمارے بہت قابل

بچے جو graduation کر کے آئے تھے انہوں نے رضاکارانہ طور پر اس ادارے میں کام کرنے کے لئے کہا تھا۔۔۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ ہمارا خطہ اور ہمارا ضلع سابقہ حکومت کے پچھلے دس سال اور اس موجودہ حکومت کے تین سال تک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی سہولت سے محروم رہا ہے۔ موصوف وزیر خزانہ نے اپنی پہلی بجٹ تقریر میں کہا تھا کہ ہم شیخ زید ہسپتال-II کا flagship پراجیکٹ مکمل کرنے جا رہے ہیں جو کہ پانچ سو beds کا ہسپتال ہو گا۔ آج تین سال گزرنے کے بعد بھی اس کی ایک اینٹ تک نہیں رکھی گئی۔

جناب سپیکر! اسی طرح میں PHFMC اور Punjab Rural Health Employees Association (PRHEA) کے حوالے سے بات کروں گا۔ یہ وہ ادارے ہیں جو کہ آپ کے دور حکومت میں فعال ہوئے تھے۔ اس میں ہمارے پیرامیڈیکس، میڈیکل آفیسرز، نرسوں اور شعبہ صحت سے تعلق رکھنے والے بچوں نے رضاکارانہ طور پر اس صوبے کی خدمت کی خاطر اپنے آپ کو enrolled کیا تھا مگر ہم نے ان کو کیا صلہ دیا کہ آج 16 سال گزرنے کے بعد بھی جبکہ انہوں نے 14 مختلف اضلاع میں خدمات سر انجام دی ہیں تو اس کے باوجود آج تک ان کا service structure نہیں بن سکا۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (نوابزادہ وسیم خان بادوزئی) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، سید عثمان محمود اپنی بات جاری رکھیں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! موجودہ بجٹ میں ہمیں بتایا گیا کہ پچھلے مالی سال میں صحت کا بجٹ 284 ارب روپے تھا اب اُس کو ریکارڈ سطح پر بڑھا کر 370- ارب روپے کر دیا گیا ہے اور مجھے اس بات کا بھی ادراک ہوا کہ وزیر صحت صاحبہ کی execution of funds 94 فیصد سے زیادہ تھی مگر پھر بھی مجھے اس بات پر حیرانی ہے کہ اتنا بجٹ ہونے کے باوجود اور 94 فیصد بجٹ خرچ ہونے کے باوجود 94 lifesaving drugs کی prices میں دو سو سے تین سو فیصد اضافہ کیوں کیا گیا؟

مثال کے طور پر DAWN News میں 2-اکتوبر 2020 میں ایک خبر شائع ہوئی جس میں چند ادویات کا ذکر کیا گیا مثلاً Doxycycline کی قیمت 233 روپے سے بڑھا کر 400 روپے کر دی گئی اور یہ antibiotic medicine ہے جو infections سے لڑنے کے کام آتی ہے۔ اسی طرح Cephradine ایک antibiotic اور خصوصی طور پر bacterial infection fight کرنے کے لئے ہے اُس کی قیمت 58 روپے سے 115 روپے کر دی گئی۔ ایک وقت ایسا تھا کہ ایمرجنسی میں مفت ادویات دی جاتی تھیں اور آج وہ facility بھی واپس لے لی گئی ہے تو میں آپ کے توسط سے محترمہ وزیر صحت سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ ensure کریں کہ ہمارے لوگوں کو emergency facilities میں لے جایا جاتا ہے تو اُنہیں basic lifesaving medicines should be given to them free of cost. خاص طور پر Cancer and Diabetes کی ادویات کی مفت فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے Universal Health Coverage کی شروعات کی تھی اور آپ کی حکومت اُس کو ایک step آگے لے کر گئی لیکن مجھے اس میں بہت serious irregularities کا ادراک بھی ہے۔ آپ نے تو بحیثیت حکومت اپنی پالیسی دے دی اور فنڈز بھی مختص کر دیئے مگر You are not the vendor; you are not the sponsor. تو اس میں یہ بات ensure کرنے کی ضرورت ہے کہ پرائیویٹ ہسپتال اس رقم کو misuse نہ کریں۔ میں محترمہ وزیر صحت سے گزارش کروں گا کہ اس کے rules and procedures اس قسم کے بنائے جائیں کہ پرائیویٹ ہسپتال اس بات کی نفی نہ کریں اور ہمارے غریب، غرباء، مائیں، بہنیں، بچے اور بزرگ اس Universal Health Coverage سے properly مستفید ہو سکیں۔

جناب چیئرمین! میں ایک اور بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں میں اور آپ اُس کمیٹی کا حصہ ہیں۔ میں اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام معزز اراکین کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ آج ایک بہت بڑا کام ہوا ہے کہ Rescue 1122 ایک پورا محکمہ بن چکا ہے اور اُس کا credit اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام اراکین کو جاتا ہے today Rescue1122, which is globally and internationally acclaimed department. جس کی خدمات کو پورے ملک بلکہ پوری دنیا میں appreciate کیا جاتا ہے خواہ وہ fire emergencies ہوں یا

میں کسی میت pandemic جیسے COVID ہوں اور ہم نے دیکھا کہ health emergencies کے لواحقین اور گھر کے افراد اُس کو دفنانے کے لئے اتنے گھبرائے ہوئے اور اتنے پریشان تھے تو Rescue 1122 کے ورکرز نے اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر جس قسم کی خدمات انجام دیں I believe they deserve for standing ovation. تو میں اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ وہ Rescue 1122 کو ایک فعال محکمہ بنانے کے لئے اپنی تمام خدمات اور اپنے تمام resources اس ہاؤس کو مہیا کریں اور جناب سپیکر نے چونکہ 2004 میں اس کام کا خود initiative لیا تھا اور انہوں نے آج بھی اس محکمہ کو بنانے کے لئے initiative and sort of seriousness that he showed جو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا سہرا ابھی جناب سپیکر کے سر جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! اپنی بات کے اختتام پر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ صحت، تعلیم، سیوریج اور پینے کا صاف پانی، یہ چند ایسے شعبے ہیں جنہیں across the board ہونا چاہیے۔ میں یہ بات on the floor of the House record کرانا چاہتا ہوں کہ پچھلے سال صاف پانی کے منصوبے کے لئے 8-ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی تھی لیکن اس معزز ایوان کے حزب اختلاف کے کسی معزز ممبر کے حلقے میں پینے کے صاف پانی کا ایک پلانٹ بھی نہیں لگایا گیا۔ میں محترمہ وزیر صحت اور اپنے انتہائی قابل احترام بھائی میاں محمد اسلم اقبال سے بھی گزارش کروں گا کہ آپ صحت، تعلیم، پینے کے صاف پانی اور سیوریج کے حوالے سے جو بھی پالیسی بنائیں اُس میں آپ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا فرق نہ رکھیں کیونکہ ہمارے حلقے میں رہنے والے بھی اُتنے ہی پاکستانی ہیں، پنجاب کے اُتنے ہی شہری ہیں، اُتنے ہی tax payers ہیں اور پاکستان سے محبت کرنے والے اُتنے ہی پاکستانی شہری ہیں جتنے حزب اقتدار کے حلقوں میں رہنے والے لوگ ہیں۔ ان چند محکمہ جات کے لئے جو بھی پالیسی بنائی جائے وہ across the board ہو اور سب کو unanimously ساتھ لے کر چلیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب مظفر علی شیخ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! آپ صرف مرد ممبران کو موقع دے رہے ہیں اور خواتین ممبران کو بات کرنے کا موقع نہیں دے رہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ تشریف رکھیں اُن کا بھی نام ہے۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! میں اپنا وقت خواجہ عمران نذیر کو دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ خواجہ عمران نذیر!

خواجہ عمران نذیر: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریمO امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ کی بڑی مہربانی ہے کہ آپ نے آج ایک سال کے بعد مجھے بات کرنے کا موقع دیا کیونکہ پچھلے سال مجھے کوئی ساڑھے چار منٹ ملے تھے اور آج ایک سال کے بعد پھر مجھے اس ہاؤس میں بات کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میں جناب سپیکر کو مبارکباد دینا چاہتا تھا لیکن وہ اب ہاؤس سے چلے گئے ہیں میں اُنہیں اس بات پر مبارک باد نہیں دینا چاہتا تھا کہ ہم لوگ نئی اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں اور باہر عوام مہنگائی سے مر رہی ہے۔ میں جناب سپیکر کو اس بات پر مبارکباد دینا چاہتا تھا کہ ہمارے پاس مسجد نہیں تھی اور میں یہ بات بہانگ دہل کروں گا کہ جناب سپیکر کو یہ credit جاتا ہے کہ انہوں نے مسجد بنائی اور آج ہم باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ میں اُن کے لئے دعا گو ہوں اور جس جس شخص نے اس مسجد کے بننے میں contribute کیا ہے میں اُن تمام ساتھیوں کے لئے نماز میں دعا گو ہوں۔

جناب چیئرمین! اب میں بجٹ پر بات کرتا ہوں کہ بہت بلند و بانگ دعوے اور بڑی خوشی کے شادیانے بجائے جا رہے ہیں کہ بڑا تاریخی بجٹ آ گیا ہے۔ ہم نے اربوں روپے کا تاریخی ترقیاتی بجٹ دے دیا، محکمہ صحت کو کھربوں روپے دے دیئے، محکمہ تعلیم کو صحت سے بھی double پیسے دے دیئے۔ یہ ساری باتیں ایسے ہی ہیں کہ ایک بچے نے رو کر اپنے باپ سے کہا کہ مجھے گاڑی چاہئے تو باپ نے کہا کہ مسئلہ ہی کوئی نہیں ہے میں اگلے مہینے تمہیں گاڑی لے دوں گا، ساتھ ہی باپ نے آہستہ سے کہا کہ اگر میرا ایک کروڑ کا bond نکل آیا تو۔۔۔ بھائی پلے نہیں دھیلا تے کردی میلہ، میلہ۔ پچھلے سال آپ نے اعلان کئے اور اس سے پچھلے سال بھی آپ نے اعلان کئے پہلے آپ اس ہاؤس کو یہ تو بتا دیں کہ آپ نے اس میں سے کیا خرچ کیا اور اس میں سے کیا

releaseکیا ہے اور اس میں سے کیاspendingہوئیں۔ آپ کورونا ویکسین خریدنے جا رہے تھے اور آج اس صوبہ میں چار مہینے ہو گئے ہیں لوگ تڑپ رہے ہیں کہ ہمیںAstraZenecaلگا دو، لوگ کہتے ہیں ہم نے باہر جانا ہے ہم سے پیسے لے لو ہمیںPfizerلگا دو۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں جو پہلےSputnik آئی تھی وہ بس ایک دفعہ آئی اور دوسری دفعہ نہیں آئی بچوں کو نہیں لگ سکی وہ لگوانی ہے اور پھر اس کے جواب میں آپ لوگوں کو کہتے ہیں صرف چندے والی لگے گی کوئی اور نہیں لگ سکتی۔ اپنے پاس سے کوئی نہیں منگوا سکتا جن کےalreadyلائسنس تھے آپ نے وہ بھی cancelکر دیئے۔ آپ نے بڑا شور مچایا کہPPRA Rules relaxکرنے کی سمری بھیجی ہے آج چار مہینے ہو گئے ہیں اس صوبہ میں جو بہت ترقی کر گیا ہے جس میں بہتefficiencyہے وہ اللہ کے فضل سے ابھی تک ایک ویکسین نہیں خرید سکا اور میں نے سنا ہے کہ Health Departmentکی طرف سے ایکletterلکھا گیا ہےChinaکو ویکسین منگوانے کے لئے یہ 2021کا زمانہ ہے یہاںEmailہوتی ہے، یہاںWhatsApp callہوتی ہے اور یہاں بندےdirectly Chinaپہنچ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! آج اس صوبہ میں شہباز پاکستان ہوتے توphysicallyکوئی نہ کوئی chinaگیا ہوتا اور ویکسین لے کے آتا اور ابھی تک لوگوں کو لگوا بھی چکا ہوتا۔ پورا سال گزر گیا میں تو نہیں بولا میں نے کہا شاید میرے نہ بولنے سے سارا سسٹم ٹھیک ہو جائے گا لیکن ہیلتھ بجٹ میں 137۔ارب کے اضافے کا دعویٰ کرتے ہیں مجھے ہنسی آتی ہے جب دینا ہی نہیں تو جتنا مرضی اضافہ کر لیں۔ آپ نے پچھلے سال ہیلتھ کو کتنا بجٹ دیا تھا اس ہاؤس کو یہ تو بتا دیں۔ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ہمfiguresڈھونڈ رہے ہیں اور ہمیںfiguresنہیں مل رہیںfiguresہی چھپا لی گئی ہیں کیونکہ ان کو بہتر پتا ہے کہ کیا خرچہ ہے اور کیا نہیں ہے؟ آپ اضافے کی بات کرتے ہیں جب ہمارے دور حکومت میں شہباز شریف صاحب کی حکومت تھی اور بجٹ پیش کیا گیا تھا آپ اس وقت کے ڈالر کے ریٹ کو آج کل کے ڈالر ریٹ سےcomparisonکر لیں آج آپ نے اس ڈالر کو پر لگا دیئے ہیں اور معذرت کے ساتھ جب آپ اس کیpercentageنکالیں گے تو یہ بجٹ ہمارے بجٹ سے بھی کم نکلے گا اور جب آپspendingدیکھیں گے تو آپ کو اللہ کا فضل ہی نظر آئے گا۔ میں آپ کو دو چار چھوٹی چھوٹی مثالیں دوں گا یہ ایک سکیم ہے جو ابھیunapprovedہے Mobile

Health Ambulances کے نام سے یہ بہاولنگر، بہاولپور، رحیم یار خان کے لئے ہے اور اس میں آپ نے 200 ملین announce کئے ہیں لیکن رکھا آپ نے صرف 12 ملین ہے دعویٰ 200 ملین کا اور رکھا گیا ہے صرف 12 ملین۔اب اس میں بھی پتا نہیں آپ جاری کیا کریں گے۔بہاولنگر، بہاولپور اور رحیم یار خان والو یہ آپ کے لئے ہے کہ اس میں سے پتا نہیں جاری کیا ہو گا۔جنوبی پنجاب جس کا ہم بڑا شور سنتے ہیں کبھی نئے صوبہ کا اور کبھی کسی اور چیز کا 12 ملین رکھے جے تہاڈے واسطے۔

جناب چیئرمین! اگلی سکیم BHU Strengthening Scheme کی بات کرتے ہیں BHU's کو strength کرنے کی سکیم ہے ماشاءاللہ ساڑے 5 ارب کا بجٹ رکھا گیا ہے سب تالیاں بجائیں گے کہ 5.5۔ارب کا بجٹ رکھا ہے لیکن اس میں سے نکلا کیا ہے کہ اس سال صرف 23 کروڑ روپے رکھے ہیں۔مجھے سمجھ نہیں آتی اب یہ کون سی انوکھی سائنس ہے 5.5۔ارب روپے announce کر کے تالیاں بجوا لیتے ہیں جناب وزیر خزانہ کہتے ہیں کہ ہم نے پتا نہیں کیا کیا شادیانے بجا دئے ہیں لیکن اس میں سے صرف 23 کروڑ روپے ہے اب یہ جو بھی سائنس ہے ہمیں بھی بتا دیں۔

جناب چیئرمین! جنوبی پنجاب کی improvement of infrastructure کی بات کرتے ہیں اور میں بھی جنوبی پنجاب کی ہی بات کروں گا بہاولنگر، راجن پور، بہاول پور، وہاڑی، ڈی جی خان، لیہ، لودھراں، ملتان، مظفر گڑھ اور رحیم یار خان 149.951 ملین آپ نے جنوبی پنجاب کے لئے announce کئے تھے آپ سب بہت خوش ہوئے ہوں گے اور سوچ رہے ہوں گے کہ اپنے اپنے حلقے میں جا کر دودھ اور شہد کی نہریں بہائیں گے مگر اس میں سے صرف 5 ملین نکلا ہے۔اب آپ اندازہ کریں کہ TB Control Program 3154 ملین کا چل رہا تھا اور اس پر 847 ملین اس پر خرچ ہوئے تھے۔اب اس بجٹ میں سکیم ہی غائب ہو گئی ہے اور اب کوئی نئی سکیم لے آئے ہیں HIV AIDS Program کے نام سے میں مانتا ہوں کہ اس پر بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔اب یہ بھی بڑی عجیب بات ہے کہ 2080 ملین تقریباً اس کی کل لاگت تھی جون 2021 تک 1451 ملین اس میں سے خرچ ہو چکے تھے اور 400 ملین کا اس دفعہ اعلان کر دیا ہے۔اگلے سال کی صفر فنڈنگ رکھی گئی ہے جب اس کا total کرتے ہیں تو اس میں تقریباً 22 کروڑ

94لاکھ کا فرق ویسے ہی آجاتا ہے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پتا نہیں کون ان کا calculator لے کر بیٹھا ہے ان کا بجٹ پتا نہیں کون بنا رہا ہے کہ آپ کی اپنی figures میں ہی 22 کروڑ کا فرق آرہا ہے پھر کہتے ہیں کہ میں بولتا کیوں ہوں؟ اب بتاؤ کہ میں بولوں کہ نہ بولوں۔

جناب چیئرمین! اب اگلی بات کرتے ہیں revamping project جو کہ شہباز شریف صاحب کا تھا اور وہ تمام DHQ's revamp کر کے گئے تھے، CT Scan مشینز لگا کر گئے تھے، بلڈنگز کو improve کر کے گئے تھے، HR کو ٹھیک کر کے گئے تھے، missing facilities پوری کر کے گئے تھے۔ آپ نے اس پورے پروگرام کو جس میں ایک خطیر رقم خرچ ہو چکی تھی لیکن آپ نے اس پروگرام کو بھی ایک نئی سکیم کی شکل دے کر اس کا رخ ہی موڑ دیا ہے۔ میانوالی کی upgradation کے حوالے سے ابھی جیسے کہ میرے بھائی خواجہ سلمان رفیق فرما رہے تھے کہ سب نوں گلاں باتاں دے لارے، لارہے او خدا دا واسطہ جے اپنے قائد نوں تے دانہ لاؤنا عمران خان نوں وی دالا گئے او میانوالی نوں وی دالا گئے او کہ بھائی آپ 7300 ملین کا اعلان کرتے ہیں لیکن سمجھ ہی نہیں آتی کہ سکیم بعد میں ختم کر دیتے ہیں یا drop کر دیتے ہیں اور 2۔ارب کی سکیم نئے بجٹ میں پھر سے شامل کر لیتے ہیں یار اپنے لیڈر نوں تے دانہ لاؤ پنجاب دی عوام نوں جناں مرضی دالاؤ خان صاحب نوں تے دا نہ لاؤ۔ Revamping of all THQ's اس کا بھی یہی حال ہے کہ یہ 18647 ملین کی سکیم تھی اس میں سے بھی 3۔ارب 64 کروڑ روپے کم کر دیئے ہیں۔ سمجھ ہی نہیں آرہی اعلان کچھ کرتے ہیں آگے کچھ ہوتا ہے ان کی سمجھ ہی نہیں آتی کہ کرنا کیا چاہتے ہیں۔ ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں یہ جناب وزیر خزانہ میرے بھائی ہیں میرے دوست ہیں میں نے ابھی ان کو کہا ہے کہ 35 سالاں دا تسیں حساب یاد تا اے او یار سپیکر صاحب نوں تے تسی بخش دینا سی اوہدے دور نوں وی وچ پا گئے او اور جس دور وچ آپ رہے او اوناں دوراں نوں تے نال سیٹ کر لینا سی اور ان کی memory کی مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جس دور میں لوگ خود وزیر رہے ہوتے ہیں اسی دور کی برائیاں کر رہے ہوتے ہیں۔ میں آپ کی اجازت سے ایک ضمنی بات کر رہا ہوں ہمیں بار بار طعنہ دینے والے جو ہمیں ماڈل ٹاؤن کا طعنہ دیتے ہیں میں بحیثیت پولیٹیکل ورکر اس واقع پر شرمندہ ہوں یہ ہمارے ہی دور حکومت میں ہوا تھا۔ میرے پاس کوئی justification نہیں ہے اس کی لیکن وہ لوگ جن کے دور میں لال مسجد واقعہ میں بچیاں شہید ہو گئیں ان پر بمباریاں کر دی گئیں اور یہ اس وقت وزراء تھے، اس دور

کے CM تھے، وہ سپیکر تھے اور وہ وزارتیں لے کر بیٹھے تھے ان کو شرم نہیں آئی اور آج وہ ہمیں کس منہ سے بات کرتے ہیں۔ آج بھی وہ وزیر ہیں تو جب کسی کو بات کرتے ہیں تو اپنے گریبان میں پہلے جھانکتے ہیں۔ یہاں اپنے گریبانوں میں جھانکنے کا رواج ہی نہیں ہے۔ آپ نے بڑی باتیں کیں لوگوں پر کرپشن کے چارجز بھی لگائے پھر کہتے ہیں کہ میں بولتا ہوں اب میں بولوں کے نہ بولوں۔ آپ کے پاس کرونا کے لئے 1200۔ارب روپے آتے ہیں اور پھر Auditor General کی رپورٹ آجاتی ہے کہ اس میں بدعنوانیاں ہوئی ہیں آپ اس رپورٹ کو ہی دبا لیتے ہیں جدوں تسیں رپوٹاں چھپاؤ گے تے فیر دسو میں بولاں کے نہ بولاں۔

جناب چیئرمین! آپ نے بہت باتیں کیں کہ نئے ہسپتال بنائیں گے اور پتا نہیں کیا کیا کر دیں گے لیکن Mother and Child Hospital ابھی تک بنا نہیں ہے۔ میں یہاں پر میڈم یاسمین راشد کی تعریف کروں گا میں ان کی صحت کے لئے دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے بچوں کے سروں پر قائم رکھے یہ اس عمر میں بھی اپنی بیماری کے باوجود کورونا سے لڑتی رہی ہیں جو بات سچ ہے اسے تسلیم کریں گے اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت رکھے لیکن جو غلطیاں حکومت کی وجہ سے ان کے پلے پڑتی ہیں ان غلطیوں کو تو ہم ضرور بتائیں گے وہ غلطیاں تو ہمیں بتانی بھی چاہئیں۔ اب بات کرتے ہیں کورونا ویکسین کی میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ جو چندے والی ویکسین لوگوں کو لگا رہے ہیں وہ لوگ جنہوں نے باہر جانا ہے اس ویکسین کو باہر کے ممالک تسلیم نہیں کرتے اور اگر آپ لوگوں کو Pfizer نہیں لگوا سکتے definitely مہنگی ہے آپ اگر لوگوں کو Sputnik نہیں لگا سکتے لیکن جنہوں نے باہر جانا ہے ان کے بچوں کو Pfizer چاہئے ان کو کوئی اور ویکسین چاہئے AstraZeneca بھی چاہیے تو آپ نے ایک دفعہ جن لوگوں کو اجازت دی تھی سلمان رفیق صاحب نے بھی میرا خیال ہے Sputnik ہی لگوائی تھی۔ اب یہ ڈھونڈ رہے ہیں کہ میں اپنے بچوں کو بھی لگوانا چاہ رہا ہوں میں پیسے خرچ سکتا ہوں۔ الحمدللہ ہم سب لوگ خرچ سکتے ہیں تو جو لوگ پیسے خرچ سکتے ہیں ان کو آپ private لوگوں سے ویکسین لگوانے کی اجازت کیوں نہیں دے دیتے مجھے نہیں سمجھ آتی کہ NCOC نے سب کے license کیوں cancel کر دیئے ہیں اس کو بھی بہر حال آپ کو دیکھنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! اس بجٹ میں ادویات کے بجٹ کی بڑی بات ہوئی میں نے سنا ہے کہ پتا نہیں 25-ارب روپے یا 35-ارب روپے رکھ دیئے گئے ہیں بات یہ ہے کہ پچھلے دو سالوں میں آپ نے کیا کیا ہے مجھے یہ تو بتائیں آپ نے کتنی ادویات خریدی ہیں اور جو ادویات باحیثیت وزیر میں شہباز شریف صاحب کے دور میں خرید گیا تھا دو سال تو آپ نے Primary and Secondary Healthcare کے ہسپتال تو ان سے چلائے ہیں آپ سے تو procurement ہی نہیں ہوئی اب آپ نے پھر اس بجٹ میں اس کے لئے پیسے رکھ لئے ہیں پتا نئیں تہاڈے کولوں ہن وی ہونی اے کہ نئیں ہونی تو مقصد یہ ہے کہ باتیں کرنے میں اور کام کرنے میں بہت فرق ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! اب کورونا ٹیسٹ کی بات کرتے ہیں خواجہ سلمان رفیق ہمارا ہیرو یہاں بیٹھا ہوا ہے اس شخص کو credit جاتا ہے جب صوبہ پنجاب میں ڈینگی آیا تھا تو سارے صوبہ میں across the board 90 روپے میں ٹیسٹ کرواتا تھا وہ اس شخص نے کیا تھا اس ہیرو نے اس مرد اہن نے جس کا نام خواجہ سلمان رفیق ہے آج کیوں کورونا کا ٹیسٹ 6 ہزار روپے کا ہے کیوں کھلی چھوٹ دی گئی ہے؟ اپنے private hospitals کو اور سب لوگوں کو اس کی۔1500 کی کٹ آتی ہے کورونا کی 5 سو 7 سو profit رکھ لیں اپنا اور کچھ نہیں 1500 روپے ہی profit رکھ لیں اس پر 3000 روپے قیمت مقرر کر دیں لیکن یہاں پر کوئی حال نہیں ہے کسی کو کوئی پتا نہیں ہے شوکت خانم کتنے پیسے لے رہا ہے، کوئی اور کتنے پیسے لے رہا ہے اور چغتائی والے کتنے پیسے لے رہے ہیں پھر کہتے ہیں کہ میں بولتا ہوں پھر میں بولوں کہ نہ بولوں۔ جب آپ کو اس صوبہ کی عوام کا خیال ہی نہیں ہے۔ آپ کو ان کی جیبوں پر پڑنے والے ڈاکوں کا خیال ہی نہیں ہے۔ آپ چپ کر کے لسی پی کر سوئے ہوئے ہیں تو بھئی! پھر تو بولنا بنتا ہے۔ آپ کو آج بھی چاہئے کہ کورونا ٹیسٹ کے ریٹ کا تعین کروائیں۔

جناب چیئرمین! میرے بھائی سید عثمان محمود نے ادویات کی قیمتوں کا موازنہ ابھی کیا تھا۔ انہوں نے دو چار پانچ ادویات کا موازنہ کیا۔ اس گورنمنٹ سے اگر کوئی سیکٹر خوش ہے تو میں بڑے ادب سے عرض کرتا ہوں تو وہ فارما سیکٹر خوش ہے۔ انہوں نے 200 فیصد سے 500 فیصد تک ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کیا ہے۔ اس کے بعد جو وفاق کے مشیر صحت ہیں ان کی کیا انوکھی منطق سامنے آئی ہے، قربان جاؤں اس شخص پر کہ وہ کہتے ہیں کہ جب ادویات کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا تو انڈسٹری ترقی کرے گی اور لوگوں کو ادویات سستی ملیں گی۔ معلوم نہیں یہ کون سی

سائنس ہے۔ میں اپنی بڑی بہن سے کہوں گا کہ یہ سائنس ان سے سمجھ لیں اور ہمیں سمجھا دیں کہ جب قیمتیں بڑھائی جاتی ہیں تو ادویات سستی کیسے ہوتی ہیں؟ ہمیں یہ سائنس سمجھ نہیں آتی۔

جناب چیئرمین! ڈاکٹرز کی بات کر لیں وہ ڈاکٹرز جب ہمارا دور تھا تو ہمارے خلاف روز ہڑتال کرتے تھے۔ وہ باہر نکلتے تھے، اللہ کی قسم میں ہسپتالوں میں جاتا تھا اور میں ان سے ملتا تھا مجھے ڈر ہی لگا رہتا تھا کہ کہیں سے کوئی نعرہ ہی نہ لگ جائے۔ وہ ڈاکٹرز جو دوائی کی پرچی بعد میں دیتے تھے PTI کو ووٹ دینے کا مشورہ پہلے دیتے تھے۔ آج آپ نے ان کا وہ حال کیا ہے کہ قسم سے آپ نے کمال ہی کر دیا ہے۔ آج ان کا وہ حال ہو گیا ہے کہ ان کو جگہ نہیں مل رہی وہ بے چارے کہاں جائیں۔ آپ نے NLE Exam کے نام پر ڈاکٹرز کا بُرا حال کر دیا ہے۔ آپ نے PMDC کو جو بربادی دی ہے کہ آج 60 ہزار سے زائد ڈاکٹرز بے روزگار پھر رہے ہیں۔ آپ جن کو چور کہتے ہیں، جنہوں نے اس صوبہ کی خدمت کی ہے۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ خدمت کی ہے لیکن آپ بولتے نہیں اور ڈر کے مارے بات نہیں کرتے۔ انہوں نے 12 ہزار ڈاکٹرز پانچ سال میں بھرتی کئے تھے۔ آپ نے پچھلے دو سال میں ایک سنگل ڈاکٹر بھی بھرتی نہیں کیا۔ ہم جو process complete کر کے گئے تھے ان کے آرڈر جاری کر کے آپ نے کھاتا پورا کیا ہوا ہے۔ اس طرح کھاتے پورے نہیں ہوتے۔ یہ باتیں اب بتانی پڑیں گی۔ آج 25/25 ہزار روپے پر ڈاکٹرز پرائیویٹ نوکریاں کر رہے ہیں۔ وہ ڈاکٹر جو اس ملک کی cream ہوتا ہے جو لکھتا پڑھتا ہے اور بڑا آدمی بننے کے لئے محنت کرتا ہے اس کو آپ 25 ہزار روپے کی پرائیویٹ نوکری کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ آپ نے ایک کروڑ نوکریاں دینی تھیں لیکن آپ نے 60 ہزار ڈاکٹرز بے روزگار کر دیئے ہیں۔ اس ملک میں حالت یہ ہے کہ NLE Exam کی فیس 20 ہزار روپے ہے اور جو NLE Exam میں پاس نہیں کرے گا تو اس بے چارے کو دوبارہ پھر appear ہونا پڑے گا اور پھر 20 ہزار روپیہ اسے دینا پڑے گا۔

جناب چیئرمین! میں یہاں ایک اور درخواست کرنا چاہ رہا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ الٹرا ساؤنڈ مشینوں کے بارے میں ایک بات منسٹر صاحبہ کے علم میں آ جائے۔ اگر ان کے علم میں یہ بات آئے گی تو یقیناً مجھے بڑی امید ہے کہ یہ اس پر action لیں گی۔ میں صحیح بھی ہو سکتا ہوں اور غلط بھی ہو سکتا ہوں۔ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ ہمارا پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ الٹرا ساؤنڈ مشینیں خرید رہا ہے۔ وہ مشین ایک ہی manufacturer کی بنی ہوئی ہے، مثلاً دو مشینیں چائنہ کی

بنی ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک direct اس کمپنی کی ہے اور دوسری پر امریکی کمپنی کا label لگا ہوا ہے اور اس امریکی کمپنی کے بارے میں دوستوں نے بتایا ہے اور کچھ صحافیوں سے بھی میری بات ہوئی ہے انہوں نے اس کمپنی کی profile پر جب تحقیق کی تو وہ امریکی کمپنی جو 3 لاکھ روپے کی مشین کا 9 لاکھ روپے کا ریٹ دے رہی ہے یعنی ایک طرف وہی مشین 3 لاکھ روپے کی ہے اور دوسری طرف وہی مشین دوسرا label لگا کر 9 لاکھ روپے کی ہے۔ آپ نے تین سو مشینیں خریدنی ہیں۔ ان مشینوں میں کوئی فرق نہیں ہے سوائے کمپنی کے label کا فرق ہے۔ آپ جب اس کمپنی کی profile check کرتے ہیں تو وہ تین لوگوں پر مشتمل کمپنی ہے۔ اگر امریکی کمپنی ہے تو اس میں کوئی دو چار سو ملازم تو ہونے چاہئیں لیکن اس کے تین ملازمین یا مالکان ہیں۔ میں درخواست کروں گا اور جیسے پنجابی میں کہتے ہیں کہ "چٹے دن ہنیر پیناں" تو یہ چٹے دن ہنیر پڑ رہا ہے۔ میری منسٹر صاحبہ سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی اس کا خود notice لیں اور خود تسلی کریں۔ اگر ان کی تسلی ہو جائے گی تو میری بھی تسلی ہو جائے گی اور یہ معاملہ آگے چلا جائے گا۔

جناب چیئرمین! آپ کا وقت بڑا قیمتی ہے اس لئے میں لمبی بات نہیں کرتا۔ میں اب ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی کی بات کروں گا کہ آپ جن کو چور ڈاکو کہتے نہیں تھکتے ان کے دور کو دیکھیں تو پنجاب کے DHQs اور THQs جو revamp ہوئے وہاں پر اعلیٰ ترین ادویات موجود تھیں۔ میں چیلنج کر کے کہتا ہوں کہ آپ کسی ڈاکٹر کو چاہے اس کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہو اس نے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں چند ماہ گزارے ہوں اس کو اس ہاؤس میں لائیں اور اس کے سر پر قرآن رکھیں اور پوچھیں کہ بتاؤ اس دور میں BHU level تک اعلیٰ ادویات ملتی تھیں یا نہیں، آج وہ ادویات کہاں ہیں؟ آج سروسز ہسپتال آپ کے سامنے موجود ہے۔ آپ اس کی ایمرجنسی میں جائیں تو آپ کو پوری ادویات نہیں ملیں گی۔ آپ کو lifesaving drugs تک نہیں ملیں گی۔ آپ کو antibiotic تک نہیں ملیں گی تو پھر میں بولوں کہ نہ بولوں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ "بولو، بولو")

جناب چیئرمین! پھر کہتے ہیں کہ میں بولتا ہوں۔ خدارا باتیں مت کریں اور آسمان و زمین کے قلابے مت ملائیں۔ ہمیں figures کے گورکھ دھندے میں مت الجھائیں۔ ہم سب اُڑتی معیشت کے دعوؤں کے باوجود غریب کو اس ملک میں روتا دیکھ رہے ہیں۔ ہم اُڑتی معیشت

کے دعوؤں کے باوجود مہنگی بجلی اس ملک میں لوگوں کے گھروں میں جاتی دیکھ رہے ہیں۔ آپ کے تمام GDP growth rate کے دعوؤں کے باوجود ٹکے کی ڈویلپمنٹ نہ ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ آپ کے تمام تر بلندوبانگ دعوؤں کے باوجود اس ملک کے غریب مزدور اور کسان کو بدحال ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ آپ کے تمام چوری کے narrative کے باوجود آپ کے دور میں چوریاں اور ڈاکے ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ آپ کے دور میں رنگ روڈ کا scandal ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ آپ کے دور میں الٹرا ساؤنڈ مشینوں پر ڈاکا ڈلتے دیکھ رہے ہیں۔ آپ کے دور میں آٹا اور چینی چوری ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ یہ سب کچھ آپ بھی دیکھ رہے ہیں اور پاکستان بھی دیکھ رہا ہے۔ آپ اس بات سے ڈریں کہ جب لوگ دیکھ دیکھ کر تنگ آجائیں اور گریبان پکڑنے پر آجائیں۔ میری بحیثیت سیاسی کارکن دعا ہے کہ وہ دن کبھی نہ آئے جب لوگوں کا جمہوریت پر سے اعتماد اُٹھے لیکن جو U-turns، جھوٹے دعوے اور نوسربازیاں آپ نے اس قوم کے ساتھ کی ہیں کہ بل جلا دو میں IMF کے پاس نہیں جاؤں گا خودکشی کرلوں گا۔ اگر ڈالر اوپر جاتا ہے تو حکمران چور ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا ہے کہ جو کچھ آپ کہتے تھے وہ سب کچھ آپ کر کے قوم کو دکھا رہے ہیں۔ آپ جو باتیں ہم کو کرتے تھے وہ سب کچھ آپ کر کے دکھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کرسی دے کر بندے کا اصل چہرہ لوگوں کو دکھاتی ہے۔ مجھے یقین ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ حق اور سچ کی آخر میں فتح ہوگی۔

جناب چیئرمین! اس صوبہ کے عوام کو اس ایوان سے بہت زیادہ امیدیں ہیں۔ میں اپنے Treasury Benches کے بہن بھائیوں سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ شاہ سے زیادہ شاہ کی وفاداری نہ کریں بلکہ اپنے حلقہ کے عوام جنہوں نے آپ کو منتخب کر کے بھیجا ہے ان کو بھی آپ نے جواب دینا ہے۔ آپ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہیں۔ اس کے علاوہ جو گھبرانا نہیں والا معاملہ ہے تو خدا کا واسطہ ہے کہ اب ہمیں تھوڑا سا گھبرانے دیں۔

جناب چیئرمین! میں بہت شکرگزار ہوں کہ آپ نے میری باتیں سننے کے لئے وقت دیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس ایوان کو بھی قائم رکھے اور ہم سب کی عزت کو بھی قائم رکھے۔

پاکستان زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے محکمہ صحت کی کٹوتی کی تحریک پر بات کرنے کا موقع دیا۔ ہماری طرف سے خواجہ سلمان رفیق صاحب اور خواجہ عمران نذیر صاحب نے جس طرح صحت کے بجٹ کا پوسٹمارٹم کیا ہے۔

جناب چیئرمین: Please یہاں پر videos نہ بنائیں۔ ممبران کو اس House کے decorum کا خود خیال کرنا چاہئے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں جب محترم وزیر خزانہ کی تقریر سن رہا تھا تو ان کی تقریر اتنی خوش آئند تھی کہ میں نے فوری طور پر اپنی جھولی پھیلائی کہ شاید چھت سے کوئی خزانہ ہم سب کی جھولیوں میں آنے لگا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ ان کی ترقی ان کو مبارک ہو۔ ہم نے جو ترقی کی وہ ہمیں مبارک ہو لیکن عوام کی ترقی مسدود ہے، عوام کی تنزلی ان کو مقصود ہے اور یہ سلسلہ زبان زد عام ہے۔ اس کا ایک ہی litmus test ہے وہ آپ نے دیکھا ہے کہ جب ہمارے ضمنی الیکشن ہوئے تو ان کے نتائج کیا آئے۔ وہ نتائج آپ کے سامنے ہیں اس لئے "زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھیں" یہ ساری باتیں الفاظ کے گورکھ دھندے اور یہ بجٹ جو صرف assumptions and presumptions پر بنایا گیا ہے وہ سب کے سامنے عیاں ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ آنے والے دنوں میں inflation double digit میں ہوگی۔ آپ کا وفاقی بجٹ جو 3 ہزار بلین خسارے کا بجٹ ہے اس نے کہاں سے پورا ہونا ہے۔ انہوں نے کب IMF کے آگے گھٹنے ٹیکنے ہیں۔ انہوں نے پہلے بھی اس قوم کا ایک سال ضائع کیا تھا اور اب بھی یہ وقت ضائع کرتے ہوئے قوم کو معاشی بدحالی کی طرف دھکیل دیں گے۔

جناب چیئرمین! یہاں ہیلتھ کے بجٹ کو خواجہ سلمان رفیق اور خواجہ عمران نذیر نے جس طرح کھنگالا ہے اس کے بعد میں صرف یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ دیکھیں کہ ہمارا 17-2016 کے لئے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کا بجٹ 24۔ارب 388 ملین تھا۔ اس کے بعد 18-2017 میں 25۔ارب 797 ملین تھا۔ اس کے بعد جو downfall ہوا اور یہ 11۔ارب تک آ گیا۔ اب 22-2021 میں یہ 17۔ارب 221 ملین تک آ گیا ہے۔ آپ اگر inflation دیکھیں، مہنگائی دیکھیں اور روپے کی devaluation دیکھیں تو میرا خیال ہے کہ اس دور کا یہ ایک چوتھائی بجٹ بھی نہیں ہے۔ منسٹر صاحبہ بھی سن رہی ہیں کہ یہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کا وہ بجٹ ہے جو

periphery میں use ہونا ہے اور صوبہ کی 11 کروڑ عوام الناس پر خرچ ہونا ہے۔ اس میں Primary, Secondary and Preventive Health بھی ہے۔ جس ملک میں آبادی کا اژدہام ہو، 11 کروڑ کا صوبہ ہو اور اس میں 38 فیصد بچے stunted growth کے ساتھ ہوں تو مجھے یہ کہنے میں شرم آتی ہے کہ تین دن پہلے وزیر اعظم عمران خان صاحب کا ایک بیان سارے نیوز پیپرز پر آیا تھا جسے آپ سب نے پڑھا ہو گا، وہ stunted growth کے خلاف بات کرتے ہوئے بچوں کو کہہ رہے ہیں کہ میں آپ کو خوشخبری سنا رہا ہوں کہ دودھ پر جو 11 یا 17 فیصد سیلز ٹیکس لگایا تھا میں اسے واپس لے رہا ہوں۔ شرم کریں کہ آپ ایک طرف کنپٹی پر پستول رکھ کر بندے کو کہتے ہیں کہ آپ مجھے اپنی ساری جمع شدہ پونجی دے دو، پھر اسی وقت کہتے ہیں کہ میں نے تمہیں معاف کیا اور تمہیں یہ واپس کر رہا ہوں۔ کیا یہ کوئی احسان ہے یا کیا اس پر appreciation ہونی چاہئے بلکہ ہمیں شرم آنی چاہئے کہ ہم نے 17 فیصد سیلز ٹیکس دودھ پر لگایا ہی کیوں تھا۔ یہ وہ صوبہ ہے جس میں 38 سے 45 فیصد بچوں کی ذہنی و جسمانی نشوونما نہیں ہوئی لیکن ہم اُن کے لئے کچھ بھی نہیں کر رہے۔ اسی طرح تقریباً 17 فیصد بڑی عمر کے لوگ diabetes میں مبتلا ہیں، hypertension میں 13 فیصد بچے مبتلا ہیں، ہیپاٹائٹس اور کینسر کے مریض ہیں جبکہ ساری immunization کے پروگرام بھی پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں شامل ہیں لیکن اس کا بجٹ شرمناک حد تک کم ہے۔ یہ بجٹ کیوں کم ہے، اس کا جواب میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے لینا چاہوں گا تاکہ وہ ہمیں بتائیں کہ ہم prevention side اور stunted growth پر کیا کر رہے ہیں؟ ہمارا maternal rate ساری دنیا میں سب سے زیادہ ہے اور آپ کو mother mortality rate کا بھی بہتر پتا ہے۔ ہمارے پچاس ہزار بچے پہلے سال میں ہی فوت ہو جاتے ہیں جبکہ maternal mortality rate آپ کے سامنے ہے کہ کتنی خواتین سالانہ فوت ہوتی ہیں؟ ہم نے sustainable goals کو achieve کرنے کے لئے کیا کیا ہے اور اِن تین سال میں figures کہاں تک پہنچے ہیں جس کا میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے جواب چاہوں گا؟

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ آپ کی آبادی کی growth اتنی speed سے بڑھ رہی ہے کہ 2021 میں آبادی پانچ گنا بڑھ چکی ہے۔ دیکھیں، جب تک ہم آبادی کو کنٹرول نہیں کریں گے ہمارے سارے کئے پر پانی پھر جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں اور محترمہ دونوں اس ایوان میں consultant level کے ڈاکٹر ہیں کیونکہ ہم میڈیکل ٹیچنگ کے ساتھ وابستہ رہے ہیں۔ میں یہاں پر آپ کی اور پورے ایوان کی وساطت سے مودبانہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے خیال میں ہم نے پاکستان کی سطح پر PMC اور یہاں سے MTI کا ایکٹ پاس کروا کر ملک میں میڈیکل ایجوکیشن کا بالکل ستیاناس کر دیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ سات ایسے ممبران ہیں جو سب وزیراعظم کی طرف سے nominated ہیں۔ میں اُن کے نام پڑھتا ہوں اگر آپ اُن کے نام سنیں تو آپ خود شرمندہ ہو جائیں گے۔ Roshaneh Zafar ایک Philanthropist ہیں جو کشف فاؤنڈیشن کی چیئرمین بھی ہیں۔ اسی طرح ایک نام ایسا ہے جو کسی law firm سے ہیں اور ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ہیں۔ محترمہ کے ہوتے ہوئے مجھے امید نہیں تھی کہ اس طرح کا ایکٹ پاس کروایا جائے گا۔ پنجاب ایک stakeholder ہے کیونکہ ہم 60 فیصد عوام کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ہمارا GDP and growth میں بڑا role ہے۔ اسی طرح jobs دینے میں اور زراعت کے شعبے میں بڑا اہم role ہے لیکن ہم وہاں پر شکست کیوں کھا جاتے ہیں؟ آپ کے کندھوں کو استعمال کرتے ہوئے اس طرح کے laws pass ہو رہے ہیں جو ہمارے مستقبل کو تاریک کر دیں گے۔ ہماری PMDC امریکہ سے approve تھی کیونکہ National Regulation Committee and WFME (World Federation for Medical Education) نے اسے approve کیا ہوا تھا۔ PMDC میڈیکل ایجوکیشن Federation سے بھی approve تھی اور انہوں نے اس کے standards اور approval کو امریکہ کے برابر گردانا ہوا تھا لیکن آج PMC نے ان کے visit کو defer کر کے ہمارے ہزاروں بچوں کا مستقبل داؤ پر لگا دیا ہے۔ ہم ڈاکٹروں پر فخر کرتے تھے لیکن آج آپ کے وزیراعظم اور لیڈران وہاں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ Association of Pakistani Doctors of North America کے ڈاکٹروں کو بلائیں، King Edward Medical College Alumni Association of North America کو بلائیں، ہمارے لئے dinner کریں اور ہمیں کانگریس میں اُن کی approach دیں۔ وہ billions of rupees یہاں پر بھیجتے ہیں جو آج سب پریشان ہیں کہ ہمارے بچے وہاں پر jobless ہو جائیں گے کیونکہ اُن کی approval stake پر ہے۔ ایسے ناتجربہ کار لوگوں کو PMC میں ڈال دیا گیا جن کو medical

1962اور پھر 1939, 1947 جیسے ادارے PMDC-کا ہی نہیں پتا A,B,C کی profession کے ایکٹ کے تحت چل رہے تھے جن کی credibility پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا تھا۔ آپ نے پہلے آرڈیننس پھر اس کو bulldoze کر کے سینیٹ میں جو bill reject ہوا آپ نے combined session میں پاس کروایا اور ان لوگوں کو ہم پر مسلط کیا۔ اگر آپ PMDC پر سپریم کورٹ کے decision لیں تو انہوں نے خود کہا ہے کہ یہ جو اب nominations ہوئی ہیں یہ بالکل غیر قانونی ہیں یہ بالکل ناسمجھ لوگ ہیں ان کو فوری طور پر اس کا مداوا کرنا چاہئے اور اس کے بعد پرائم منسٹر صاحب نے تصحیح کرتے ہوئے کہا کہ ہم ان لوگوں کی nominations کے لئے ریسرچ کمیٹی بنائیں گے لیکن ابھی تک کوئی کمیٹی نہیں بنائی گئی اور وہ اسی طرح سے کام کر رہے ہیں۔ آپ کے ملک کے ساتھ کھلواڑ ہو رہا ہے۔ ہمارے 174 میڈیکل کالجز میں سے Pakistan Association of Private and Medical Institutions (PAMI) کے 114 نمائندے روزانہ press conferences کر رہے ہیں۔ آپ نے NLE Exam کس قانون کے تحت رکھا ہے؟ وہ بچے جب داخل ہوئے تھے تو ان سے یہ وعدہ نہیں کیا گیا تھا لیکن آپ نے ان کو کیسے یہ کہہ دیا اور آج آپ ان سے exit exam of final year کیوں نہیں کرتے؟ اگر آپ نے NLE Exam لینا ہے تو پھر FCPS اور MS and MD کے انٹری ٹیسٹ کو ختم کر دیں۔ آپ دیکھیں کہ آپ نے entry tests کی percentage بڑھا دی ہے اسی طرح آپ نے FSC کی percentage بھی بڑھا دی ہے۔ پچھلے سال آپ نے admission policy دی اور اب ہر سال آپ admission policy change کر رہے ہیں اور پالیسی کے change ہونے سے یہ نقصان ہوا کہ سندھ کے ڈینٹل کالجز میں 60 فیصد سیٹیں خالی رہ گئیں۔ آپ ان چیزوں کو دیکھیں کیونکہ آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ یہ وہی تجاویز ہیں جن کے لئے آپ ہمارے ساتھ مل کر سڑکوں پر PMA کے پلیٹ فارم پر احتجاج کیا کرتی تھیں لیکن آج آپ چُپ ہیں۔ اس طرح کی خاموشی medical profession کے لئے زہر قاتل ہے۔ اسی طرح جو MTI Act ہے اس پر میں نے اس وقت بھی ایوان میں۔۔۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! پلیز wind up کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئر مین! مجھے صرف دو منٹ بات کرنے دیں۔ اس وقت بھی میں نے ایوان میں کہا تھا آج آپ KPK میں MTI Act کے تحت جتنے Medical Teaching Institutions ہیں ان کی حالت دیکھ لیں۔ اس ایکٹ کے تحت لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں صرف سات پروفیسر رہ گئے ہیں اس کے نتیجے میں وہاں سے نکلنے والے پروفیسروں نے کوئی پانچ میڈیکل کالجز اور اپنے اپنے private hospitals بنا لئے ہیں۔ اسی طرح وہاں پر خیبر ٹیچنگ ہسپتال، نوشہرہ، ایوب میڈیکل کالج اور ایک مزید میڈیکل کالج MTI Act کے تحت کالج چل رہا ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ ہمارے ایوان کی ایک کمیٹی بنا کر اس کو KPK بھیجا جائے اور وہاں پر ان کی کارکردگی MTI Act کے تحت دیکھ لی جائے ورنہ اس ہولناک کھیل میں ہمارے تمام institutions جو سو سالوں سے قائم ہیں وہ تمام کے تمام تباہ وبرباد ہو جائیں گے، یہاں پر صرف پرائیویٹ میڈیکل کالجز رہ جائیں گے اور گورنمنٹ کے تمام ادارے ختم ہو جائیں گے۔ اسی طرح آپ نے COVID کے سلسلے میں جو کھیل کھیلا ہے کہ سارے Tertiary Care Hospitals کو بند کر دیا، ہزاروں لوگوں کی سرجری deny کر دی، میو ہسپتال میں دو سو سے چار سو مریضوں کا علاج ہوتا تھا حالانکہ وہ 2500 بیڈز کا ہسپتال ہے۔ اسی طرح جنرل ہسپتال، periphery کے ہسپتال اور جو نئے ہسپتال PML(N) نے بنائے تھے یا جو infections diseases کے ہسپتال تھے اُن کو اس میں convert کیوں نہیں کیا؟ آپ نے وہ سارے پیسے کہاں پر خرچ کئے جو elective اور outdoor کے مریضوں کے علاج میں استعمال ہونے تھے؟ جو اربوں روپے کے فنڈز استعمال ہوئے ہیں ہم اس کا آڈٹ چاہتے ہیں۔ ہم نے نیشنل اسمبلی میں بھی اس کے آڈٹ کے لئے کہا اور Provincial Assembly میں بھی اس کے آڈٹ کے لئے کہتے ہیں کہ ہمیں اس کی ساری utilization کا حساب دیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! چونکہ یہ بہت sensitive معاملہ ہے لیکن اور بھی بہت سارے معاملات ہیں جن پر بات کرنی ہے۔ میڈیکل ٹیچنگ کے حوالے سے جو میں نے گزارشات کی ہیں کہ دونوں قوانین کو پنجاب میں لانے سے پہلے ہمیں ایک دفعہ پھر سوچنا ہو گا کیونکہ ہم نے اس صوبے میں میڈیکل ایجوکیشن کو تباہ نہیں کرنا۔ ہمارا ایک ہی فخر یہ سرمایہ ہمارے ڈاکٹرز ہوا کرتے تھے جو بیرون ملک تھے ان پر بین الاقوامی سازش کے تحت PMC کو نافذ کیا گیا ہے اور MTI

Act کو لایا گیا ہے تا کہ یہ سارے ادارے تباہ و برباد ہو جائیں۔ اگر یہ ہوا تو اس میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ برابر کی حصہ دار ہوں گی۔ وہ کہتے ہیں کہ:

صد ہے افسوس کہ تو شاہیں نہ بن سکا
دیکھے نہ تیری آنکھ نے فطرت کے اشارات

آپ کو شاہین بننا پڑے گا، ان معاملات کو دیکھیں اور ساری چیزوں کا مداوا کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، جناب مظفر علی شیخ!

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھ سے پہلے میرے فاضل ساتھیوں نے facts and figures کے حوالہ سے ہیلتھ کے بجٹ پہ سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے۔ میں چند ایک گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر میں اعداد و شمار میں جاتا ہوں تو یہ repetition ہو جائے گی۔ کیونکہ مجھ سے پہلے کافی دوستوں نے کافی لمبی بات کی ہے۔ میں چند ایک topics پر بات کروں گا۔ ہیلتھ منسٹر صاحبہ کی توجہ چاہتا ہوں میڈم ہمارا مسئلہ quantity کا ہے یہ quality کا ہے۔ آپ نے COVID کے دنوں میں بڑی باگ ڈور کی لیکن افسوس COVID کے دوران جو steps لئے گئے وہ اتنے delayed تھے کہ پوری دنیا COVID کا شور مچا رہی تھی اور آپ COVID کو serious لیتے لیتے کافی مہینے ضائع کر بیٹھے جس کی وجہ پورے ملک میں healthcare providers کی training نہ ہو سکی۔ آج ہمارے ملک میں senior professor سے لے کر junior doctors تک جن میں ہماری Health University کے Chairman اور Vice-Chancellor بھی شامل ہیں۔ جو اس COVID کے against لڑتے لڑتے جام شہادت نوش فرما گئے ہیں۔ ان کی تعداد کوئی دو چار نہیں دوسو دو ڈاکٹرز ہیں اور ہماری 30 کے قریب paramedics ہیں جن نے COVID کے خلاف لڑتے لڑتے اپنی جانیں دی ہیں۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ ان professors اور ان doctors جن نے frontline پر آ کر COVID کے خلاف جنگ کی ان کے لئے compensation کا اعلان اس بجٹ میں شامل ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ سے خصوصی طور پر مخاطب ہو کے بات کر رہا ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ Rescue 1122 آپ کا ایک golden project جو آپ کی hat کے اندر ایک بہت بڑا feather ہے اور Rescue 1122 کو صرف پاکستان میں نہیں all over the world سہرا یا گیا۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ 2006 میں یہ Act بنا تو میں نے اس کی legislation کی تھی اور آج بھی میں دوبارہ اس topic پر بات کر رہا ہوں۔ یہ Rescue 1122 کا project جس نے 9.2million لوگوں کو rescue کیا اور 8.4million incidents کی صورت میں ایک کال کے اوپر within six to ten minutes میں پہنچتے ہیں اور اس کے workers ہر طرح کے خطرات کو مول لیتے ہیں اور اپنی duties کو perform کرتے ہوئے ہمارے جو rescuers تھے انہوں نے اپنی جانیں تک دی ہیں۔ میرا امیڈم سے سوال یہ ہے جنوں نے لوگوں کی جانیں بچانے کے لئے، لوگوں کو آگ سے نکالنے کے لئے، لوگوں کو flood کے پانی سے نکالنے کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ان کو بھی کوئی compensation دی گی وہ لاوارثوں کی طرح اپنی جانیں دے رہے اور اپنے گھر والوں کو بے روزگار کر کے اس دنیا سے چلے گئے۔ یہ کیوں نہ ہو سکا یہ اس لئے نہیں ہو سکا میں الحمدللہ اللہ کا شکر ادا کر کے یہ بات کر رہا ہوں اس پراجیکٹ کا میرے سائن سے اجراء ہوا تھا اور میں نے اس کی legislation as a Chair کی تھی تو اس وقت سے لے کر آج تک جبکہ میں نے اس بل میں یہ ایک کلاز شامل کی تھی کہ یہ administratively and financially ایک independent department ہو گا آپ 2006 کا بل اُٹھا کر دیکھ لیں کہ اس کو ابھی تک regularize نہیں کیا گیا اور پھر دوبارہ سپیکر صاحب کو اس میں intervene کرنا پڑا اور ان کی ذاتی کوششوں کی وجہ سے ترمیم شدہ بل اسمبلی میں آیا اور وہ بھی 02-03-2021 کو دوبارہ یہ amended bill منظور ہوا لیکن آج تک اس پر کیوں implementation نہیں ہوئی اور اس کو ایک independent department کیوں نہیں بنایا گیا؟ جو آدمی اس میں کام کر رہے ہیں اور وہ آج بھی اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں ان کو کیوں compensation نہیں دی گئی؟ اس ادارے کا حد یہ ہے کہ عام ورکرز تو علیٰحدہ جو اس ادارے کا سربراہ تھا جس کو ہم کمیٹی والوں نے مل کر بنایا تھا اس کو ابھی تک ریگولر نہیں کیا گیا۔ چلیں، یہ بھی ایک خوش آئند بات ہے کہ بعد از خرابی بسیار آج اس ادارے کو independent administrative or financial اختیارات دے دیئے گئے

ہیں۔ میں اس کے لئے بھی آپ کا شکر گزار ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میاں شہباز شریف کے دور میں state of the art ایک ادارہ PKLI بنایا گیا تھا مجھے یہ سمجھ نہیں لگتی کہ ان تین سالوں میں اس کے ساتھ گورنمنٹ نے بیر کمایا ہے اس ادارے کو کیوں functional نہیں ہونے دیا گیا۔ یہ billions کا پراجیکٹ تھا اور آپ اس کی amount کو بھی چھوڑ دیں اس کا جو پرائمری مقصد تھا آپ اس کو دیکھیں۔ جس طرح آپ کے دور میں آپ کے vision سے آپ نے پورے پنجاب میں کارڈیالوجی، ٹراما اور ریسکیو سنٹرز کا vision دیا تھا۔ اسی طرح میں میاں شہباز شریف صاحب کے vision کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارا ایک جو اتنا بڑا burning issue تھا کہ liver and renal transplant کے متعلق انہوں نے اس کو ایک جامع ادارہ دے دیا اور اس کے بعد امریکہ سے ایک ایسے ڈاکٹر کو بلایا جس کی وہاں پر اپنی practice بیس سے تیس کروڑ روپے سالانہ تھی اور اس کی expertise حاصل کی گئیں اس کی سربراہی میں جس نے ڈاکٹر سعید صاحب نے دن رات کام کر کے اپنے نیچے ایک ٹیم تشکیل دی اور اس ادارے کو چلانا شروع کر دیا تو آپ نے بیک جنبش قلم ان کو abort ہی کر دیا۔ بے شک وہ عدالت کے حکم سے ہوا مجھے نہیں پتا بلکہ میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے نہیں پتا مجھے پتا ہے اس کے پیچھے motive کیا تھا؟ جس چیف جسٹس صاحب نے یہ فیصلہ دیا تھا وہ انہوں نے اپنے کسی vested interest کی بناء پر سعید صاحب کو وہاں سے ہٹوایا تھا لیکن چلیں ان کے چلے جانے کے بعد آپ ہی کچھ کر لیتے۔ PKLI اربوں روپے سے ادارہ بنا ہوا ہے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے ہیلتھ منسٹر صاحبہ صرف اتنا فرما دیں کہ ان تین سالوں میں وہاں کتنے renal and liver transplant ہوئے ہیں یہ ایک specific question ہے اور عمومی سوال میں یہ کر رہا ہوں کہ پنجاب کے اندر جتنے بھی public hospitals ہیں ان کے اندر آج کے دن تک ان تین سالوں کے اندر کتنے liver اور renal transplant ہوئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! کیا خیال ہے کہ ان تین سالوں میں جتنی خوش حالی آ گئی ہے تو اس سے liver اور گردے کے مریض بھی سارے ختم ہو گئے ہیں اور اسی خوش حالی کے اندر وہ اپنی بیماریوں کو بھول گئے ہوئے ہیں۔ منسٹر صاحبہ قصہ یہ ہے کہ ایک liver transplant کے اُوپر اگر آپ الشفاء قائد اعظم انٹرنیشنل پاکستان یا آغا خان ہسپتال میں چلے جائیں یا آپ بھارت میں چلے جائیں تو کم از کم 80 لاکھ روپے لگتا ہے۔ 8 ملین روپے اور یہ ہر بندہ afford نہیں کر سکتا۔ لوگوں کو

دربدر کھجل ہو کر اس کا علاج کروانا پڑتا ہے۔ میں بھی خود ایک practicing doctor ہوں تو مریض بے چارے ڈاکٹروں کے ہاتھوں میں سِسک سِسک کر مر جاتے ہیں اور اپنے بچوں کو بے یار و مدد گار چھوڑ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! حد تو یہ ہے کہ کینسر کے مریض اب دربدر کھجل ہو رہے ہیں اور بے چارے کینسر کے مریض اکٹھے ہو کر سڑکوں پر آ کر احتجاج کرنے پر مجبور ہیں۔ میاں شہباز شریف کے دور میں کینسر کے مریضوں کو جناح ہسپتال کے اندر، میو ہسپتال کے اندر even district level پر diabetic patients کو اور ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو ادویات ملتی تھیں، اب وہ ادویات کہاں گئیں، کیا پاکستان کے سارے مریض تندرست ہو چکے ہیں کہ ان ادویات کی ضرورت نہیں رہی؟ (شیم شیم)

جناب چیئرمین! Emergency medicine، مجھے بڑی اچھی طرح یاد ہے کہ آپ کے دور میں میو ہسپتال کے اندر یہ لاؤڈ سپیکر پر اعلان کیا جاتا تھا کہ کوئی مریض باہر سے ادویات نہ خریدے بلکہ ہر طرح کی ادویات یہاں حکومت کی طرف سے میسر ہیں اور آپ کی اِس روایت کو میاں شہباز شریف نے نا صرف قائم رکھا بلکہ اسے تھوڑا آگے بھی بڑھایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پنجاب کے اندر مریضوں کو ہر طرح کی قیمتی سے قیمتی ادویات ملنی شروع ہو گئیں۔ اب اِن تین سالوں میں کیا ایسا وقت آن پڑا ہے، ہمارے بجٹ کے اندر allocations کی بات تو اربوں روپے کی ہوتی ہے لیکن مریض کے پلے میں ایک دھیلہ بھی نہیں پڑتا اور مریض بے چارے باہر کھجل ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اس پر بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن ڈاکٹر مظہر صاحب نے بڑا اچھا question raise کیا ہے کہ جب میں میڈیکل سٹوڈنٹ تھا تو ہماری کلاس کے اندر امریکہ، کینیڈا، Mauritius، مصر، ملائشیا، انڈونیشیا، کویت اور سعودی عرب جیسے ممالک کے سٹوڈنٹ آکر ہمارے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ ہمارے ہاں quality education تھی لیکن آج PMC کی وجہ سے ہمارے اپنے بچے ہی کوالٹی سے محروم ہیں۔ ہمارے ہسپتالوں کے اندر quality treatment نہیں دیا جا رہا۔ میں آپ کے توسط سے محترمہ وزیر صحت سے یہ request کروں گا کہ میری اپنی کڈنی میں stone تھا اور اپنے علاج کے لئے پاکستان کے مختلف سرکاری ہسپتالوں کے اندر جا کر میں نے اپنا بُرا حال کروایا کہ میرا گردہ ہی ختم ہو گیا ہوا ہے اور مجھے لندن جانا پڑا تو یہ

ہمارے لوگ پاکستان سے بھاگ بھاگ کر لندن یا دوسرے ممالک میں جاتے ہیں تو اس کے پیچھے بھی کوئی وجہ ہے کہ there is no quality treatment here چلیں، آپ کے بقول پیچھے جو خرابیاں ہوئیں، ہم تو کہتے ہیں کہ خرابیاں نہیں ہوئیں تو آپ ہی اس کی کوئی درست direction متعین فرما دیں کہ یہ کب درست ہو گی کیونکہ تین سال تو آپ کی حکومت کے گُزر چکے۔ پہلے کچھ اگر quality treatment مریضوں کو ملتا تھا اور quality education ملتی تھی لیکن آج وہ تو نہیں ہے اور مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ شاید یہ اگلے دور کے منتظر ہیں کہ جب ہم دوبارہ آئیں گے تو پھر یہ چیزیں کریں گے۔ انہوں نے دوبارہ کیا آنا ہے، آپ نے یہ دور بھی گنوا دینا ہے اور مجھ سے پہلے معزز ممبر جو بات کر رہے تھے ناں کہ آپ لوگ ووٹ لے کر آئے ہوئے ہیں۔ ہمارے معزز ممبران elect ہو کر آئے ہوئے ہیں تو خدانخواستہ وہ وقت نہ آئے کہ آٹے کے ساتھ گھن بھی پس جائے کیونکہ انہیں تو لوگوں نے گریبان سے پکڑنا ہے اور بطور ممبر اسمبلی ہمیں بھی گریبان سے نہ پکڑنا شروع کر دیں۔

جناب چیئرمین! میں چند ایک گزارشات آپ کی نذر کرنا چاہتا تھا۔ مجھے امید ہے کہ میری ان گزارشات پر غور کیا جائے گا کیونکہ ہمارا ایک انتہائی غریب طبقہ جو سرکاری ہسپتالوں میں جاتا ہے وہاں پر اگر انہیں صرف consultation ہی ملے اور ادویات نہ ملیں تو ان کے ساتھ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ اس کے بعد۔۔۔

جناب چیئرمین: اس کے بعد ڈاکٹر صاحب! سارے پوائنٹس آ گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! میرے ذہن میں ایک مزاحیہ لطیفہ آیا تھا جس پر غور کرنے کے لئے میں نے تھوڑا سا pause لے لیا ہے۔

معزز ممبران: ڈاکٹر صاحب! اپنی صحت کا خیال کریں۔

جناب مظفر علی شیخ: میرا خیال ہے کہ آپ لوگ اپنی صحت کا خیال رکھنا شروع کر دیں اور میں اپنی صحت کا خود ذمہ دار ہوں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! آج حسن مرتضیٰ صاحب نہیں ہیں تو آپ وہ لطیفہ انہیں دے دینا وہ ذرا بہتر سُنا لیں گے۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے آپ کا بہت شکریہ۔ میں اس آخری گزارش کے ساتھ کہ محترمہ وزیر صحت اس چیز پر ضرور غور کریں گی کہ ہسپتالوں کے اندر صرف quantity پر توجہ نہ دیں بلکہ quality treatment کے اوپر توجہ دیں، ہمارے teaching hospitals میں quality education کے اوپر توجہ دیں اور جو ان کے stakeholders ہیں، ان کو ساتھ لے کر چلیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ، پاکستان پائندہ باد۔

جناب چیئرمین: محترمہ یاسمین راشد! (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن: (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج آپ کی بڑی مہربانی ہوگی کہ مجھے 10 منٹ ضرور دے دیں کیونکہ میں ان کی طرف سے بہت زیادہ کئے گئے سوالات کا جواب دینا چاہ رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحبہ! آپ جو سمجھتی ہیں ناں کہ to the point ہے اور جس کا جواب دینا ضروری ہے تو وہ بات کریں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن: (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! ایک سوال ہر معزز ممبر نے اٹھایا جو کہ PKLI پر تھا۔۔۔

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار معزز ایوان میں تشریف لائے)

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن: (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میں بسم اللہ اس بات سے کرنا چاہ رہی ہوں، ڈاکٹر مظفر صاحب نے بھی اور میرے فاضل بھائی صاحب نے بھی یہ سوال اٹھایا کہ بقول ان کے کہ PKLI ایک بڑا ادارہ، تو شہباز شریف صاحب نے 18۔ارب روپے ایک این جی او کو دے کر کہا کہ اسے بنالو اور جو دل کرتا ہے اِدھر خرچ کر لو۔ میں آپ کو یہ بتاتی چلی جاؤں کہ 200 سے زائد آڈٹ پیرا ہیں جن کا ہمیں روزانہ سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ میں صرف بتانا چاہ رہی ہوں کہ "کی ہو گیا اے"۔ اب آ گیا مسئلہ کہ جب وہ ادارہ ہمیں ملا تو وہاں پر کوئی کام نہیں ہو رہا تھا۔ وہاں پر اپنی opening ceremony کروا کر آؤٹ ڈور کا افتتاح کروایا۔ انہی کی وجہ سے میں نے سپریم کورٹ کے چیف

جسٹس صاحب کے سامنے جا کر تین دفعہ اپنی بے عزتی کروائی کہ اس ہسپتال میں کام کیوں نہیں ہو رہا۔ میں آپ کو بتاتی چلی جاؤں کہ الحمد للہ جب سے ہم نے اس ہسپتال کا چارج لیا ہے تو میں بڑے فخر کے ساتھ بتانے لگی ہوں کہ اس ادارے میں آج کے دن تک 164 liver transplant ہو چکے ہیں جہاں پہلے کوئی نہیں ہوتا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! 150 kidney transplant ہو چکے ہیں۔ یہ جو وہاں پر پیسے لگے ہیں یہ عوام کے پیسے لگے ہیں اور ہم نے ان کو بالکل ضائع نہیں ہونے دیا۔ میں یہ بتا رہی ہوں کہ اس وقت وہ ادارہ properly چل رہا ہے اور ہر قسم کی سہولت غریب مریض کو دے رہا ہے اور ensure کر رہا ہے کہ مریضوں کو اچھی سے اچھی سہولت ملے اس لئے ہم یہ بات دل میں نہیں رکھتے اور اس طرح تھوڑی کرتے ہیں کہ جو ادارے آپ نے بنانے شروع کئے، انہوں نے روک دیئے، آپ کے سامنے "سرجیکل ٹاور" کا آج یہ ذکر کر رہے تھے تو یہ دومنٹ کے لئے بات کرنے سے پہلے سوچ تو لیتے کہ اس ٹاور کو انہوں نے روکا ہوا تھا جسے ہماری حکومت نے آکر مکمل کیا۔

جناب چیئرمین! وزیر آباد کارڈیالوجی انسٹیٹیوشن آپ کے سامنے ہے، اگر ہم نہ شروع کرتے تو آج جو سینکڑوں مریضوں کے وہاں آپریشن ہو رہے ہیں جو صحت یاب ہو کر لوگ دعائیں دیتے ہیں، اگر یہ مکمل ہو چکا ہوتا تو شاید پہلے شہباز شریف صاحب کو بھی کچھ دعائیں مل جاتیں لیکن انہوں نے مکمل اس لئے نہیں ہونے دیا کیونکہ آپ کی حکومت نے شروع کیا تھا۔ اس طرح کی ہم کینہ پروری نہیں کرتے کیونکہ یہ جو پیسے لگے ہوئے ہیں یہ حکومت کے پیسے لگے ہوئے ہیں اور عوام کے پیسے لگے ہوئے ہیں اس لئے ہم کوشش یہ کرتے ہیں کہ آپ بغیر مکمل کئے جو اینٹوں کے ڈھیر چھوڑ گئے ہیں انشاء اللہ ان کو اس سال کے بجٹ میں ہی مکمل کرنے لگے ہیں۔

جناب چیئرمین! Medicine کے اوپر ہر ممبر نے یہ بات کہی کہ medicine available نہیں۔ یقین جانیے آپ کے سامنے ہے کہ ادویات کے لئے 40 ارب روپے مخصوص کئے گئے ہیں اور پچھلے سال بھی اتنے ہی پیسے تھے۔ یہ اس کے علاوہ ہیں جو vertical programmes چل رہے ہیں۔ ہر مریض کو دوائی ملتی ہے یہاں تک کہ آپ کو پتا ہے کہ نواز شریف صاحب ہمارے پاس ہسپتال میں داخل تھے تو ہم نے ان سے بھی کچھ charge نہیں کیا بلکہ انہیں بھی دوران علاج ہر قسم کی ادویات free دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہم نے تو کوئی ایسا کام نہیں کیا کہ جو سرکاری ہسپتال میں مریض داخل ہو تو ہم اس سے کوئی پیسے لیں۔ ہم نے تو کوئی پیسے نہیں لئے بے شک ان سے پوچھ لیں جبکہ اچھی سے اچھی اور مہنگی سے مہنگی دوائی انہیں دی۔ انہیں جو drips لگ رہی تھیں they were very expensive تو ہم نے تو کبھی نہیں ادویات کو روکا بلکہ آپ یقین جانیں کہ صرف یہ انہی کے لئے نہیں بلکہ سب کے لئے برابر ہے۔

جناب چیئرمین! COVID آیا اور آج یہ سارے COVID کے بارے میں بات کر رہے ہیں تو ساری دنیا نے ہماری COVID Management کے اوپر تعریف کی۔ ہم نے نہیں کی بلکہ لوگوں نے تعریف کی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! آپ کے ہمسایہ ملک بھارت میں جو حال اور situation ہوئی تھی، اگر اس حوالے سے پچھلے سالوں میں ہم محنت نہ کرتے، وہ میرے فاضل بھائی بول بول کر چلے جاتے ہیں اور ان میں سننے کی جرات نہیں ہوتی، انہیں کہیں کہ بیٹھا کریں اور بات سن بھی لیا کریں کیونکہ سارے اپنی بات کر کے چلے جاتے ہیں۔ ہم نے 40 ہزار بندہ employ کیا پچھلے تین سالوں میں، یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک ڈاکٹر employ نہیں کیا 40 ہزار healthcare personals have been on board اور اس کے اندر سب سے بڑی تعداد ڈاکٹروں کی ہے۔ وہ ڈاکٹر جن کی سیٹیں آپ لوگوں نے خالی رکھ کر ان کے بجٹ کو سال کے آخر میں کہیں اور دے دیتے تھے۔ ہم نے پوری کوشش کی کہ ہم اپنے ڈاکٹروں کو employ کریں اور infrastructure improve کریں۔ جس وقت COVID آیا ہے اور ہم نے اس پر محنت کرنا شروع کی آپ یقین کریں کہ ہمارے پاس ایک لاکھ COVID کا مریض داخل ہوا ہے۔ ہمارا 91 percent survival rate تھا، ہم نے ہر قسم کی مہنگی سے مہنگی دوائی دی، Actemra کا نام لے لیں، Remdesivir کا نام لے لیں جس مرضی ٹیکے کا نام لے لیں ہم نے اس کا استعمال کیا اور بلا تفریق یہ کام کیا۔ ہم نے یہ نہیں سوچا کہ یہ امیر آدمی ہے یا غریب آدمی ہے ہم نے ہر طریقے سے اس کا علاج کیا۔ یہاں میرے بھائی بیٹھے تھے وہ چلے گئے ہیں وہ کہہ رہے تھے کہ آپ نے ہسپتال بند کر دیئے۔ میں کہتی ہوں کہ پوری دنیا کے اندر روٹین کے کام کو روک دیا گیا تھا ہم نے یہ کوئی الگ سے کام نہیں کیا۔ الحمدللہ ہماری management ہزار درجے بہتر تھی اور اللہ کی ہمارے اوپر خاص مہربانی تھی ہم جتنا بھی اس کا شکر ادا کریں کم ہے ورنہ ہمسایہ ملک انڈیا

کا حال دیکھ لیں ان کے پاس ہم سے زیادہ پیسے ہیں، ان کی اپنی ویکسین بھی ہے اس کے باوجود وہاں لوگ گلیوں، محلوں اور سڑکوں پر آکسیجن کی تلاش میں مر رہے تھے۔ الحمدللہ اللہ کی مدد سے ہم نے پچھلے سوا سال میں اپنے ہسپتالوں کی دس گنا capacity بڑھائی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہم نے اس لئے oxygenated beds بڑھائے تاکہ خدانخواستہ کوئی ایسا وقت نہ آجائے کہ کسی مریض کو آکسیجن کی ضرورت ہو اور ہم وہ دے نہ سکیں۔ یہ اپوزیشن والے اپنی باتیں کرتے ہیں انہوں نے کبھی سوچا تھا کہ صحت کی سہولت پر بھی ہم کام کریں۔ ابھی ڈاکٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ یہاں اچھا علاج نہیں ہوا مجھے باہر جانا پڑا۔ ان بے چاروں کا قصور نہیں ہے ان کے سارے لیڈر ہی علاج کے لئے باہر جاتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ان کو چاہئے تھا کہ یہ اس ملک میں اچھے ہسپتال بناتے۔ ڈاکٹر مظہر صاحب مجھے بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں، 1988 میں کڈنی ٹرانسپلانٹ پاکستان کے ہر ہسپتال میں ہو رہا تھا۔ شہباز شریف صاحب کا وِژن اتنا تھا کہ انہوں نے ہسپتالوں میں کڈنی ٹرانسپلانٹ بند کر دیئے اور کہا کہ یہ صرف PKLI میں ہی ہو گا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس وقت کڈنی ٹرانسپلانٹ PKLI میں ہو رہا تھا اور نہ ہی کہیں اور ہو رہا تھا کیونکہ PKLI تو ان کے زمانے میں چل ہی نہیں رہا تھا۔ .He knows about it اس کی وجہ یہ تھی کہ ڈاکٹر فرخ خان نے اس کو introduce کرایا تھا اور ہر بندے کو train کیا تھا۔ گوجرانوالہ، گجرات، راولپنڈی اور ہر جگہ کڈنی ٹرانسپلانٹ ہوتا تھا اس کو روکنے کی وجہ سے آج نقصان یہ ہوا کہ وہاں سے expertise لے لی۔ یہاں ہیلتھ انشورنس کارڈ کی بات کی گئی تو میں آپ کو بتاتی چلوں کہ جب ہیلتھ انشورنس کارڈ پر کام شروع ہوا تو اس کا الحمدللہ اتنا positive response آیا کہ ہر بندہ فون کر کے پوچھتا ہے کہ ہمیں کارڈ کب ملے گا۔ 3 لاکھ 75 ہزار لوگ اس انشورنس کارڈ سے مستفید ہوئے ہیں۔ جب ہم نے at random فون کر کے ان کی satisfaction پوچھی تو 97 percent لوگوں نے اپنی satisfaction بتائی۔ اگر وہ اپنی satisfaction نہ بتاتے تو پھر ہم کیوں insurance کا پروگرام بڑھاتے۔ اس کی تو آپ داد دے دیں کہ جب ہم نے انشورنس ہیلتھ کارڈ بانٹنے شروع کئے تو یہ نہیں دیکھا کہ (ن) لیگ کا کون ہے، پیپلز پارٹی کا کون ہے اور تحریک انصاف کا کون ہے ہم نے تو سب کو کارڈ دیئے ہیں۔ ساہیوال ڈویژن اور ڈی جی خان ڈویژن یہ ہماری وہ دو ڈویژنز تھیں

جن میں غربت کی سطح comparatively باقی جگہوں سے زیادہ تھی اس لئے سب سے پہلے وہاں ہر خاندان کو کارڈ دیا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس سکیم سے آج 30٪ لوگ insured ہو گئے ہیں اور اس مد میں اتنا بڑا بجٹ اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ ہم ہیلتھ انشورنس کارڈ کی سہولت سب لوگوں کو دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہاں پر construction کی بات کی گئی اور یہ پوچھ رہے تھے کہ ہسپتال کب بنیں گے ابھی تو ایک اینٹ نہیں لگی؟ مجھے لگتا ہے کہ ان کی نظر کا کوئی مسئلہ ہے۔ بہتر ہے کہ یہ عینکیں لگا لیں تاکہ انہیں نظر آنا شروع ہو جائے۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ ان کو کیسے پتا چلے گا کہ ہسپتال بن رہے ہیں، میں ان کو کس طرح دکھاؤں؟ اس وقت گنگارام ہسپتال کے ساتھ Mother and Child Hospital کی بلڈنگ تیار ہو رہی ہے جو دسویں منزل تک پہنچ گئی ہے یہ عمارت ہر بلڈنگ سے نظر آتی ہے۔ اِنشاءاللہ وہ ہسپتال اگلے سال جون تک مکمل تیار ہو کر فعال ہو جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جہاں تک نشتر ہسپتال-II کا تعلق ہے انشاء اللہ ہمارا gestation period اگلے جون تک ہے تب تک وہ بھی تیار ہو جائے گا۔ یہاں پر ان کی طرف سے ہر بندے نے کھڑے ہو کر میانوالی ہسپتال کا ذکر کیا۔ کاش اس کے بارے میں آپ اپنے دور حکومت میں سوچتے۔ یہ جناب عمران خان کا ضلع ضرور ہے لیکن یہ پاکستان کا بھی حصہ اور پنجاب کا بھی حصہ ہے۔ اگر میانوالی کے لوگوں نے عمران خان کو ووٹ دیئے تو کیا ان لوگوں کو ہم کبھی صحت کی سہولت نہ دیں؟ وہاں کی poverty line, maternal mortality اور infant mortality کی وجہ سے Mother and Child Hospital بن رہا ہے۔ ہمارے بجٹ میں بہت بڑی رقم انشورنس ہیلتھ کارڈ کے لئے مخصوص ہے۔ ہمارے ہسپتال جو راجن پور، لیہ اس کی groundbreaking ہو چکی ہے، اٹک، بہاولنگر، سیالکوٹ اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چکوال میں ہیں، یہاں میرے بھائی خواجہ سلمان رفیق تھے وہ چلے گئے ہیں انہیں بتانا تھا کہ ہمیں فیڈرل گورنمنٹ نے ان ہسپتالوں کے لئے 22-ارب روپیہ دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ ابھی procurement پر ہمارا بڑا مذاق اڑا رہے تھے کہ آپ لوگ ابھی تک ویکسین procure نہیں کر سکے۔ اصل میں ہم ایمانداری سے procure کرتے ہیں جب

honesty procure کرنی ہو تو پھر بہت دھیان رکھنا پڑتا ہے۔ ہم محتاط ہو کر چلتے ہیں کہ ہم سے کوئی غلط قدم نہ اٹھایا جائے جس سے خدانخواستہ گورنمنٹ کے exchequer کو نقصان ہو۔ اس وقت vaccination کے process کو ساری دنیا نے سراہا اور ان کے اپنے لوگوں نے بھی سراہا۔ ان کے لوگوں کی طرف سے tweets بھی کی گئیں، ہمارے لوگوں کی طرف سے نہیں بلکہ ان کے لوگوں کی طرف سے کی گئیں۔ ان لوگوں نے خود تعریفیں کیں لیکن اس ایوان میں کھڑے ہو کر جہاں سچ بولنا چاہئے یہ یہاں vaccination کی برائی کر رہے ہیں اور اس کی management کی بھی برائی کر رہے ہیں۔ میری آپ لوگوں نے بار بار تعریف کی ہے لیکن یہ سارا کام میں اکیلے کیسے کر سکتی تھی اگر میرے سر پر چیف منسٹر کا ہاتھ نہ ہوتا، پرائم منسٹر کی support نہ ہوتی؟ یہ کچھ تو سمجھیں کہ جس چیز کی ساری دنیا تعریف کر رہی ہے کم از کم یہ اس کی برائی تو نہ کریں۔ اس وقت vaccination کا process ہے آج کے دن تک پنجاب میں 74 لاکھ لوگوں کو vaccine لگ چکی ہے اور وافر مقدار میں موجود ہے۔ اگر ان کو شوق ہے تو ہم ان کو دو دو بار لگا دیں گے انہیں بالکل گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک بہت اہم issue کینسر کا تھا۔ آپ کو پتا ہے کہ کینسر ایک ایسی بیماری ہے جس کی کسی ہسپتال میں سہولت موجود نہیں تھی۔ اگر کہیں سہولت تھی بھی تو وہاں پر پرانے زمانے کے آلات لگے ہوئے تھے وہاں کوئی نئے equipments نہیں تھے۔ اس دفعہ کے بجٹ میں، آپ صرف ملاحظہ فرمالیں کہ Mammography Machine ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ، PET CT Scan with Cyclotron which is more than one billion rupees نشتر ہسپتال ملتان، Lithotripter Machine ٹیچنگ ہسپتال ڈی جی خان، ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال، ٹیچنگ ہسپتال گجرات، Linear Accelerator, which is again used for the purpose of treating of cancer patients. جناح ہسپتال لاہور۔ کارڈیالوجی کے لئے بہت ہی important machine Fluoroscopy ہے۔ یہ میں وزیر آباد کارڈیالوجی ہسپتال کی بات کر رہی ہوں جو انہوں نے functional نہیں کیا تھا اور وہ اتنے سال تک ایسے ہی کھڑا رہا۔ سب سے بڑی بات ہے کہ میو ہسپتال کے لئے Radiotherapy source ہے جو منگوایا جا رہا ہے جو Cobalt 60. ہے۔ یہ 10۔ارب روپے سے زیادہ کا equipment ہے۔

انہوں نے کبھی نہیں منگوایا تھا۔ یہ کہہ دیں کہ انہوں نے منگوایا تھا اگر یہ منگوا لیتے تو آج ان کے لیڈرز جو باہر جا رہے ہیں ان کو جانے کی ضرورت نہ پڑتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر ان کو بتانا چاہتی ہوں کہ پچھلے تین سالوں سے حالات بہت اچھے ہو گئے ہیں۔ Human Resource جو 50 percent vacant تھی ہم نے لوگوں کو hire کر لیا ہے۔ ہمارے پاس دوائیوں کی مد میں بھی پیسے موجود ہیں اور COVID کی management کو بھی بہتر بنایا گیا ہے۔ جو بھی بیمار ہے آپ ہم سے بالکل رابطہ قائم کریں اگر ہم اچھا علاج نہ کریں تو پھر شکایت کریئے گا۔ دیکھیں! نواز شریف صاحب کے platelets کا اچھا علاج ہوا تھا تو وہ اس condition میں آ گئے کہ وہ باہر بھی travel کر سکے ورنہ وہ تو باہر ہی نہ جا سکتے۔ خدارا اپنے لوگوں کو بُرا بھلا کہہ کہہ کر بہت بڑی زیادتی کرتے ہیں۔ میں ان لفظوں کے ساتھ آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ بجٹ جو آج ہمیں صحت کی سہولتوں کے لئے ملا ہے یہ ایک تاریخی بجٹ ہے۔ یہ تاریخی بجٹ اس لئے ہے کہ جناب عمران خان اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کے وژن میں صحت کی سہولت اوّلین ہے اور جب تک آپ کی قوم صحت مند نہیں ہو گی تو آپ کچھ بھی امید نہ رکھیں اور میں اسی لئے خوش ہوں کہ اس طریقے کو support صرف انہوں نے نہیں بلکہ یہ جتنی changes ہیں ہماری ساری Cabinet نے ان کو support کی ہے تو انشاءاللہ میں امید رکھتی ہوں کہ اس بجٹ سے ہر اس آدمی جس کو صحت کی سہولت کی ضرورت ہے اس کو صحت کی سہولت ملے گی اس لئے میں اس cut motion کو مسترد کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب، 70- ارب، 15 کروڑ، 53 لاکھ 98 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ نمبر PC21016 "**صحت**" کو کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب،70-ارب ،15 کروڑ،53لاکھ 98ہزار روپے سے زائد نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30جون 2022کو ختم ہونے والے مالی سال 22-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"خدمات صحت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب چیئرمین: اب باقی مطالبات زر کل take up کریں گے۔ کل کے لئے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، پولیس ڈیپارٹمنٹ اور ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے مطالبات زر شامل ہیں۔ اس میں یہ دیکھ لیں گے کہ کتنے لوگوں نے حصہ لینا ہے کیونکہ 5 بجے کے بعد پھر گلوٹین apply ہو جائے گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ہم دو، دو ہو کے participate کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ یہ پھر آپ خود فیصلہ کر لیں لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 24-جون 2021 دوپہر 2 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔